bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت شریف

(از جلیل مرحوم)

واہ کیا حسن ہے کیا شان ہے اللہ اللہ — دل تو کیا جان بھی قربان ہے اللہ اللہ

دیکھئے دیکھئے ماہِ مدنی کا جلوہ! — شان کے ساتھ عجب آن ہے اللہ اللہ

فرش سے عرش تک اک نور کا عالم دیکھا — وصل محبوب کا سامان ہے اللہ اللہ

آج کا ذکر فرشتوں کا ہے اللہ کو بھی — دیکھنے کا تیرے ارمان ہے اللہ اللہ

دونوں عالم میں بچھا خوان کرم ہے جس کا — آج وہ عرش پہ مہمان ہے اللہ اللہ

فرق پر جس کے ہوا تاج شفاعت موزوں — دیکھنا یہ وہی سلطان ہے اللہ اللہ

[illegible] قدسی ہیں — مصطفےٰ نام وہ سلطان ہے اللہ اللہ

دیکھ کر حسن ترا آنکھ سر اختر کی — صورت آئینہ حیران ہے اللہ اللہ

عالم پاک بھی خواب میں دیکھا تھا جلیل — جب سے سب پیش نظر آج ہے اللہ اللہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مقاماتِ خواجہ خواجگان مشکل کشا بلا گرداں حضرت شہنشاہ بخاری قدس سرہ العزیز

(گذشتہ سے پیوستہ)

حکایت:- ان جوش و محبت کے ایام میں ایک روز اعلےٰ حضرت خواجہ سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدمبوسی کا شوق غالب ہوا۔ اور بخارا سے نسف کی جانب جا رہا تھا۔ کہ حضرت سیدنا و مرشدنا سید امیر کلال رحمۃ اللہ کی خدمت اقدس میں باریابی کی سعادت حاصل کروں۔ جب جغراتی سرائے کے نزدیک پہنچا۔ تو ایک سوار میرے سامنے آگیا۔ جس نے گلہ بانوں کی طرح ایک لمبی چوب ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ اور نمدہ پہنا ہوا تھا۔ میرے نزدیک آگیا۔ اور اس لکڑی سے مجھے مارا اور ترکی زبان میں مجھے فرمایا۔ کیا تم نے گھوڑوں کو دیکھا ہے۔ اس کے سوال کا میں نے کوئی جواب نہ دیا اسی طرح چند بار اس نے میرا راستہ روکا۔ اور اسی طرح مجھے مشوش کیا۔ تو بالآخر میں نے ان کو کہا۔ کہ میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ کہ آپ کون ہیں قراول رباط [illegible] وہ میرے پیچھے آئے۔ اور مجھے فرمایا۔ کہ ٹھہر جاؤ۔ تاکہ کچھ دیر ہم نشینی اور صحبت کریں۔ اور میں نے ان کی [illegible] استدعا کو قبول نہ کیا۔ اور اپنے پیر و مرشد کی پابوسی و حاضری کے لئے چلا گیا۔ اور جبوقت حضرت سیدنا و مرشدنا خواجہ امیر کلال کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات اور صحبت نہ فرمائی جس کے جواب میں حضرت خواجہ نے عرض کیا۔ کہ میرے خضر آپ ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا تھا۔ مجھے ان کی صحبت اور ہم نشینی کی ضرورت نہ تھی۔

(نتیجہ اوّل) اس حکایت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ پیر روشن ضمیر چاہے مرید سے کتنی دور ہو۔ اپنے مرید کے حالات سے باخبر ہوتا ہے۔ شعر:-

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست　　　　می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

(دوسرا نتیجہ) جو نہایت ضروری سبق ہے وہ یہ ہے۔ کہ جب مرید اپنے پیر طریقت کی خدمت میں حاضر ہونے کو جا رہا ہو۔ تو اس کو تمام طرف سے اپنی توجہ کو ہٹا کر اپنے پیر و مرشد کی طرف ہی متوجہ ہونا چاہئیے۔ اور راستہ میں کسی غیر کے ساتھ صحبت یا ہم نشینی نہ کرنی چاہئیے۔ ورنہ حاضری کا مقصد ضائع ہو جاتا ہے۔

حکایت:- ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور جناب سید صاحب چند درویشوں کے ہمراہ ایک راہ پہ گذر رہے تھے۔ اسی اثنا میں خود سید میر کلال رحمۃ اللہ نے راستہ میں ایک خط کھینچ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ کوئی بھی اس لکیر سے آگے نہ گذرے۔ تمام درویش حیران ہو کر کھڑے رہ گئے۔ مگر عنایت الٰہی نے میری امداد کی اور میں نے ایک قدم رکھا اور اس خط لکیر سے آگے بڑھ گیا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

اور خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ کے نزدیک پہنچ گیا۔ جناب نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کہ فرزندمن تم نے اچھا کیا۔ کہ ایک لکیر نے تم کو مجھ سے باز نہ رکھا۔ (بیت)

ہر کجا خط مشکلے بکشند
جہد کن تا درواں خط باشی

(ترجمہ) جہاں کہیں کسی مشکل کی لکیر کھینچ دیں۔ یہی کرو کہ اس لکیر کے اندر ہو جاؤ۔

(نتیجہ) اس حکایت کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مشکل کوئی رکاوٹ مرید کو اپنے پیر طریقت کی خدمت۔ بیعت یا حاضری روک نہ سکے۔ اور کسی رکاوٹ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ خدمت اور بیعت پیر و مرشد حاصل کرتا رہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ جو خواجہ خواجگان معین الدین اجمیری حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے۔ ان کی نسبت ایک واقعہ لوئی کتب سیر میں مندرج ہے۔ کہ جب بہت مردمان ان کے مرید بن گئے۔ تو ان کی ہجوم و کثرت سے تنگ آ کر ان کو آزمانے کے لئے ایک دن آتش پرستوں کے معبد میں چلے گئے۔ تو جملہ ظاہر بیں مریداں نے حیران و مشوش ہو کر اتباع سے گریز کیا۔ مگر عشق و محبت کے مجسم عاشق جانباز حضرت خواجہ غریب نواز نے ان کی اتباع سے ہرگز اجتناب نہ کیا۔ اور فرمایا پیر و مرشد (محبوب) کی بیعت بھی میرے لئے باعث صد فلاح و کامرانی ہے۔ اور ان ہی کے عقب میں معبد مجوسی ہی داخل ہو گئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ نے ان کو دیکھ کر جو کچھ تھا۔ ان کو بھی عطا کر دیا۔ عشق و محبت و اتباع پیر طریقت ہی مریدی ہے۔ اس کے بغیر کامیابی ناممکن۔ شعر:-

عاشقی چیست دل بندہ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

کمال محبت عشق اور کمال عشق جنون۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ اتباع۔ قدمبوسی۔ غلامی پیر طریقت محبت و عشق پیر سے ہی رسائی بام بلند تک ہو سکتی ہے۔

حکایت:- خواجہ علاؤ الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ شہنشاہ خواجہ بخاری نور اللہ مرقدہ نے فرمایا۔ کہ ان ہی جذبات کے ایام میں ایک دفعہ بخارا سے نسف کو تشریف لے جا رہے تھے۔ اتفاق سے ان ایام میں آپ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا نسف میں تشریف فرما تھیں۔ علی الصبح ایک چاہ پر پہنچا۔ تو ایک نوجوان کو جس نے صبح کی نماز ادا کر دی تھی اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا۔ اور میں آمین کہتا تھا۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ اس نوجوان سے دریافت کروں۔ کہ تو نے کیا دعا کی جس پر میں نے آمین کہی جواب میں اس نے کہا۔ کہ میرے والدین موجود ہیں میں نے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اگر میرے والدین تیری درگاہ سے مجھے باز رکھیں۔ تو مجھے ان کا دیدار نصیب نہ کر۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یہ سن کر میں نے شکر کیا۔ اور آمین کہی فرد:-

ہر کہ را راہ غیبت خویش است
گر ز عشاق رہنش نیست کہ بیگانہ است

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(ترجمہ) جو کہ بوجہ انس فی طبیعت کے میرا خویش اور متعلقین میں سے ہے۔ اگر وہ عشاق اللہ تعالیٰ کے راستہ سے ہے۔ تو میرا خویش (رشتہ دار) بیں سے ہے۔ بیگانہ ہے۔ شعر:-

ترک خویش و ترک خویشاں کردہ ام
ہر کہ بے او یار ما اغیار ما

اپنے قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ دیا ہے۔ جو کوئی اس کے بغیر میرا یار بنا چاہے۔ وہ میرا اغیار (غیر) دشمن ہے۔

(سبق) جو تمہارا محبوب حقیقی کی محبت اور عشق سے تم کو منع کرے وہ تمہارا خویش نہیں ہے۔ بلکہ تمہارا دشمن ہے۔ خواہ کوئی ہی ہو۔

(حکایت) شہنشاہ بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ جب پہلی بار حج شریف سے مراجعت فرمائے وطن ہوتے۔ حضور کی والدہ محترمہ بخارا شریف میں تھیں۔ والدہ کی خدمت میں حاضری کی تمنا اور خواہش پیدا ہوئی۔ دراز گوش پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ مگر روانگی سے پیشتر فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی والدہ کی تعظیم کا حکم نہ ہوتا۔ تو میرے دل میں یہ خواہش اور کشش پیدا نہ ہوتی۔ تھوڑے سفر کے بعد عجب حالت آپ کی ہو گئی۔ اور حضور نے تین بار توبہ توبہ کہنے کے بعد فرمایا۔ عتاب کیا۔ کہ دعوے میری محبت کا اور غیر کی ملاقات کی توجہ ظاہر کرتے ہو۔ شعر:-

ہر رخ ہر کس کہ نیست داغ غلامی دوست
گر پدر من بود دشمن و اغیارم اوست

ترجمہ: جس شخص کے چہرہ پہ غلامی دوست کا داغ نہیں ہے۔ اگر میرا باپ بھی ہو۔ تو وہ بھی اس کا دشمن اور اغیار ہے۔ سبق پرہیز از صحبت ناجنس۔ پرہیز از صحبت نا اہل تصوف۔ اجتناب از دشمن خدا اور رسول صلعم۔

(از قلم) محمد کرم الٰہی

ارتحال:- نہایت افسوس اور دلی ملال سے یہ اندوہناک خبر درج رسالہ کی جاتی ہے۔ کہ سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے نہایت ہی مخلص غلام جناب مہر عبد الحق صاحب مینیجر رسالہ انوار الصوفیہ کی والدہ محترمہ جن کو بفضل ایزدی حرمین الشریفین کی زیارت اور حج شریف کی برکت سے بھی اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا ہوا تھا۔ کچھ مدت بیمار رہ کر ۲۰ مارچ کو دار فانی سے دار البقا کو رحلت فرما گئے۔ مرحومہ سرکار علی پوری کی مقبول غلام اور جناب حاجی مہر عالم دین صاحب ایک ولی اللہ کی اہلیہ تھیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور پس ماندگاں کو صبر جمیل۔ یاران طریقت سے التجا ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اخلاقِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(گذشتہ سے پیوستہ)

اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس کو خود سراہا اور تعریف فرمائی ہے۔ اور حضور کو خُلقِ عظیم کا مالک کیا ہے۔ اور حضور کے اسوۂ حسنہ کو تمام اہلِ عالم کے لئے قابلِ اتباع اور باعثِ نجات فرمایا ہے۔ تو اس حکمِ باری تعالیٰ سے اور سرکار کے اخلاقِ کریمانہ کا مرسلین، معلمین پیشین سے مقابلہ کرنے سے یہ امر صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ جو جو صفاتِ حسنہ تمام پیغمبروں کو حاصل تھیں۔ وہ اور ان سے کئی گنا زیادہ صفات حضور کو حاصل تھیں۔ تمام عمر آپ نے جو کچھ کہا۔ اس پر عمل کر کے مومنوں کے آگے نمونۂ عمل پیش کیا۔ اور لِمَ تَقُولُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ پر عمل کیا۔ آپ کے دل میں مومنوں اور مسلمانوں کی کسی تکلیف سے اس قدر الم ہوتا کہ جو ناقابلِ بیان ہے۔ اسی واسطے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی شانِ کریمانہ اور رحیمانہ اخلاق کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (ترجمہ) تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آیا۔ اس پر تمہاری تکلیف بڑی شاق گزرتی ہے۔ تمہاری بھلائی کا وہ بڑا بھوکا ہے۔ اور مومنوں پر بڑا نرم دل اور مہربان ہے۔ بلندی اخلاق ہمدردی محبت اور مروّت نرم دلی کی مولےٰ تعالیٰ تعریف فرماتا ہے۔

دوسری جگہ قرآن پاک میں مندرجہ ذیل آیت کتنے پیارے الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران) اللہ تعالیٰ کی عنایت سے تم ان سے نرمی سے پیش آتے ہو۔ اگر آپ کج خلق اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس بھی نہ آتے۔ اور آپ کے پاس سے ہٹ جاتے۔

ان ہر دو آیات سے آپ کا نرم دل رؤف و رحیم، مہربان ہونا ثابت ہوا۔ گویا اللہ تعالیٰ خود آپ کے اخلاقِ حسنہ و کریمانہ کا مداح ہے۔

آپ نے تمام عمر کبھی کسی کو کوئی رنج نہ پہنچایا۔ نہ تکلیف دی۔ بلکہ ہر تکلیف دہندہ رنج اور ایذا دہندہ کو نیک دعا ہی دی۔ اس کی بہتری نیکی۔ نیک انجام کے لئے دعائیں دیں۔ چنانچہ جب مشرکین مکہ نے حضرت کو تنگ کیا اور بڑی تکالیف پہنچائیں۔ تو مسلمانوں کی التجا بد دعا پر بھی۔ اس رحمتِ مجسم نورانی پیکر رحمۃ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

رحمۃ للعالمین نے اپنے دشمنوں اور تکلیف دہندگاں کے حق میں جو فرمایا۔ کسی مصلح کسی پیغمبر کسی رسول کسی ریفارمر کی کتاب زندگانی میں نہیں ملتا۔ کیسے پیارے اور بے مثل الفاظ دعا التجا بد دعا پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم تَخَلَّقُوا باخلاق پر عمل کر کے فرمائے۔

یَا رَبِّ اِھْدِ قَوْمِی اَنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت عطا فرما۔ یہ اپنی کم علمی کی وجہ سے میرے مدارج اور مناصبت اور میری نیت نیک سے جو ان کی بہتری کے لئے میرے دل میں ہے۔ اس سے ناواقف ہیں۔ سبحان اللہ۔ شعر:

کاظمین الغیظ غصہ میں کبھی آتے نہیں
رنج سہتے ہیں۔ مگر وہ رنج پہنچاتے نہیں

دنیا کے کسی بانی مذہب کے اخلاق میں یہ مثال نہیں ملتی۔

اخلاق سے صرف رحم۔ راحت۔ تواضع۔ انکساری۔ خدمت گذاری رحمدلی ہی مراد نہیں ہے۔ اخلاق نیک کا تعلق زندگی کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ گھریلو زندگی میں عزیز واقارب۔ اپنے بیگانے۔ امیر و فقیر۔ مفلس و تونگر۔ خورد و کلاں صلح و جنگ۔ خلوت و جلوت الغرض ہر جگہ دائرہ حسن و اخلاق کی وسعت ہے۔

ہر ایک عنوان کے تحت تفصیلی بحث سے پیشتر ہم سرکار دو عالم کے حسن اخلاق کے متعلق حضور انور کے ان صاحبوں کے مقالات ناظرین کے پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے سالہا سال حضور انور کی خدمت میں بسر کئے۔

(الف) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو پچیس ۲۵ برس حضور انور کے ساتھ زوجیت میں رہیں۔ آپ کی نسبت فرماتی ہیں۔ آپ صلہ رحم کرتے ہیں۔ مقروضوں کا بار اٹھاتے ہیں۔ غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ حق کی حمایت کرتے ہیں۔ مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔ اس لئے آپ کو ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم خدا آپ کو کبھی غمگین نہ کرے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے جب حضور کے اخلاق حسنہ کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ کا اخلاق قرآن پاک ہے۔ (ان خلق رسول اللہ صلے اللہ کان القرآن۔)

نیز آپ فرماتی تھیں۔ آپ کی عادت کسی کو برا کہنے کی نہ تھی۔ بدی کے بدلے بدی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ معاف اور درگذر کرتے تھے۔ آپ دو باتوں میں آسانی کو اختیار کرتے۔ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔ ورنہ وہ بہت دور ہو جاتے۔ کبھی کسی سے ذاتی معاملہ میں انتقام نہ لیا۔ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کی بجز [illegible] مسلمان کو لعنت نہ کی۔ آپ نے کبھی کسی کی درخواست کو رد نہ کیا۔ کسی لونڈی غلام عورت خادم کو یا جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ آپ گھر میں ہنستے آتے اور تشریف لے جاتے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دفتر دوم۔ مکتوب ۲۱:۔

اس بیان میں کہ مراد اس قلب سے جو حدیث قدسی لا یسعنی الخ میں واقع ہے۔ کہ حقیقت جامعہ ہے جس کی وسعت کی نسبت بعض مشائخ نے خبر دی ہے۔ لیکن وہ جس نے سلوک و اور تصفیہ و تزکیہ۔ اور قلب کی تمکین اور نفس کی اطمینان کے بعد اجزاء عشرہ کی ترکیب سے صورت حاصل کی ہے۔ اور ہیئت وحدانی پیدا کی ہے اس حقیقت جامعہ پر کئی وجوہ سے زیادتی رکھتا ہے۔ اور اس بیان میں کہ یہ سب کمالات جو کے لئے ثابت کئے گئے ہیں۔ مقام قاب قوسین میں ہیں۔ اور آدمی کا معاملہ آگے ہے۔ خواجہ محمد صدیق کی طرف جو ہدایہ کے ملقب سے صادر فرمایا۔ الحمد للہ الذی [illegible]۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ (اللہ تعالیٰ کا حمد اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام۔)

آپ نے دریافت فرمایا ہے۔ کہ آپ نے اپنے مکتوبات و رسائل میں لکھا ہے۔ کہ ظہور قلبی ظہور عرشی کا ایک جزو ہے۔ اور کلی نسبت ظہور عرشی کے لئے ہے۔ اور حدیث شریف میں یوں آیا ہے ولا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن۔ (میں نہ اپنی زمین میں سما سکتا ہوں۔ نہ آسمانوں میں سما سکتا ہوں۔ لیکن مومن آدمی کے دل میں سما سکتا ہوں۔) اس حدیث سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ ظہور قلبی زیادہ کامل ہے۔ اور فضیلت اسی کے لئے ہے۔ اے میری محبت کے نشان والے۔ اس سوال کا حل ایک مقدمہ پر مبنی ہے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ ارباب ولایت لفظ قلب بولتے ہیں۔ اور اس سے انسان کی وہ جامعہ حقیقت مراد رکھتے ہیں جو عالم امر سے ہے۔ اور نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زبان اس مضغہ سے مراد ہے۔ جس کی درستی پر تمام جہان کی درستی وابستہ ہے۔ جس کے بگڑنے پر تمام جسم کا بگاڑ موقوف ہے۔ ان معنی حدیث نبوی علیہ السلام میں وارد ہے۔ ان فی جسد الانسان لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (انسان کے جسم میں ایک ایسا مضغہ ہے۔ جس کے درست ہو جانے سے تمام جسم درست ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جائے۔ تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے۔ اور وہ قلب ہے۔) قلب کی وسعت اطلاق اول لازم ہے۔ جس کے باعث بایزید اور جنید قدس اللہ

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اسرار ہا نے قلب کی اس قدر وسعت بیان کی ہے۔ کہ عرش و مافیہ کو قلب کی وسعت کے مقابلہ میں بہت حقیر خیال کیا ہے۔ اور قلب کی تنگی دوسرے اخلاق کو لازم ہے۔ اس مقام پر قلب کی تنگی اس طرح پر ہے۔ کہ قلب کی تنگی جناب تجلی کے ساتھ نسبت رکھتی ہے۔ وہ جزو حقیر نظر میں آسمانوں اور زمین کے طبقات کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ یہ معاملہ نظر عقل سے برتر ہے۔ فلا تکن من الممترین کچھ شک نہ کر۔

جب یہ مقدمہ معلوم ہو چکا۔ تو پھر جاننا چاہیئے۔ کہ وہ ظہور جو حقیقت جامعہ سے وابستہ ہے۔ بیشک عرش کے ظہور تام کے مقابلہ میں ایک لمحہ ہے۔ اور کلی فضیلت اس مقام پر عرش ہی کو ہے۔ اور شیخ بایزید اور شیخ جنید رضی اللہ تعالے نے جو قلب کو سب سے وسیع فرمایا ہے۔ اور عرش و مافیہ کو اس کے پہلو میں حقیر خیال کیا ہے۔ یہ بات شے کو اپنے نمونہ کی مانند جاننے کی قسم سے ہے۔ انہوں نے عرش و مافیہ کے نمونہ کو نسبت قلب کے پہلو میں حقیر دیکھکر اس کا حکم عرش و مافیہ کے حقائق پر کیا ہے۔ اس اشتباہ کا باعث فقیر نے اپنی کتابوں اور رسالوں میں کئی جگہ لکھا ہے۔ اور وہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ وہ انبیاء کی زبان کے موافق ہے۔ اور مراد اس جگہ قلب سے مضغہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ظہور آتم اس جگہ ہے۔ اور ذات کی احدیت کے مراتب اسی کے لئے مسلم ہیں۔ عرش کو اگرچہ ظہور تام ہے جو ظہور اصلی ہے۔ کامل حصہ حاصل ہے۔ لیکن اس مقام میں صفات کی آمیزش ہے۔ اور صفات جو کہ حقیقت میں حضرت ذات کے ظلال ہیں۔ اسلئے وہ ظہور ظلال کی آمیزش سے پاک و صاف نہیں ہے۔ یہی باعث ہے۔ کہ عرش کو اس ظہور انسانی سے جو اصل حضرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کئی طرح امیدیں ہیں۔ اور اس معاملہ کا مرکز وہی مضغہ ہے۔

سوال :- حدیث قدسی سے اس قلب کی وسعت معلوم ہوتی ہے۔ اور تو اس کو تنگ کہتا ہے۔

جواب :- تنگ اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ اس میں ماسوا کی گنجائش نہیں۔ اور وسیع اس اعتبار سے کہتے ہیں۔ کہ اس پر انوار قدم کا ظہور ہوتا ہے یعنی کوئی منافات پر تناقض نہیں اس فقیر نے اپنے بعض رسالوں میں قلب کی تعبیر اس عبارت سے کی ہے۔ القلب الحقیق ان وسع البسیط ان البسیط لا اقل الا اکثر

سوال :- فضیلت کے لائق حقیقت جامعہ ہے۔ جو عالم امر سے ہے۔ نہ کہ مضغہ جو عالم خلق سے ہے۔ اس عناصر کے مرکب نے یہ فضیلت کہاں سے پائی ہے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

جواب۔ عالم خلق کو عالم امر پر وہ فضیلت ہے۔ جس کو عوام کیا بلکہ خواص بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اس مضمون کو فقیر نے اس مکتوب میں جو فرزند اعظم مرحوم کے نام طریق کے بیان میں لکھا ہے۔ بخوبی واضح کیا ہے۔ اگر کچھ تردد رہ جائے۔ تو وہاں سے اطمینان کر لیں۔

اب ہم اس مضغہ کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔ ذرا غور سے سنیں۔ عوام کا وہ مضغہ ہے۔ جو اربعہ عناصر کی ترکیب سے حاصل ہے۔ اور خواص اور اخص خواص کا مضغہ اس قسم کا ہے۔ جس نے سلوک و جذبہ اور تصفیہ اور تزکیہ اور قلب کے تمکین اور نفس کے اطمینان کے بعد بلکہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے اجزاء عشرہ کی ترکیب سے صورت حاصل کی ہے۔ یعنی چار جزو عناصر کے اور ایک جزو نفس مطمئنہ کا۔ اور پانچ جزو عالم امر کے۔ دونوں طرفوں کے اجزاء حالانکہ ایک دوسرے کی ضد اور ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ لیکن حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ان کی ضدیت اور مخالفت دور ہو گئی ہے۔ اور باہم جمع ہو گئے ہیں۔ اور ہیئت وحدانی پیدا کر کے اس مجموعہ کو حاصل کیا ہے۔ جزو اعظم اس معاملہ میں عنصر خاک ہے اس ہیئت وحدانی نے جزو ارضی کا رنگ اختیار کر کے خاک کے ساتھ قرار پکڑا ہے۔ بیت :-

خاک شو تا بروید گل ۔۔۔ کہ بجز خاک نیست مظہر گل

خاک ہو جا تا اگیں سب پھول ۔۔۔ خاک مظہر ہے گل کا نہ تو بھول

اے برادر ارباب ولایت کا ہاتھ ان علوم و معارف کے دامن تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی مشکوٰۃ سے مقتبس ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے) وہ قلب جس کے اطمینان کے لئے حضرت خلیل الرحمان علیہ السلام نے سوال کیا تھا یہی مضغہ ہے۔ کیونکہ ان کی حقیقت جامعہ تسکین تک پہنچ چکی تھی۔ اور نفس مطمئن ہو جاتا تھا۔ اور یہ تسکین و اطمینان مرتبہ ولایت میں متصور ہے۔ جو نبوت کا زینہ ہے۔ شان نبوت کے مناسب بیقراری و اضطراب ہے۔ نہ کہ حقیقت جامعہ کی بیقراری و بے آرامی کہ یہ عوام کو بھی نصیب ہے۔ اور حضرت رسالت خاتمیت علیہ السلام نے جو قلب کی ثابتی طلب فرمائی ہے اور کہا ہے کہ اللھم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ طاعتک۔ (اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت رکھ) اس سے مقصود مضغہ کا ثبات ہے۔ اور بعض احادیث میں جو انہوں کے احوال پر نظر کرنے کے باعث ان کی بے قراری کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ اگر قلب کے وہ معنے جو حقیقت جامعہ اور مضغہ دونوں کو شامل ہوں تو یہی ہو سکتا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہے۔

سوال:۔ یہ صفت حب یعنی قلب عبد مومن کے شرف سے مشرف ہو چکا ہو۔ اور حضرت ذات تعالیٰ کا آئینہ بننے کے لائق ہو چکا ہو۔ تو پھر اسے اضطراب اور بے قراری کیوں ہو۔ اور اطمینان کا محتاج کیوں ہو۔

جواب:۔ ظہور جس قدر اتم واکمل ہوتا جاتا ہے۔ اور شیون وصفات کی آمیزش سے صاف ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر جہل وحیرت پیدا کرتا جاتا ہے۔ اور بیگانگی اور نایافت زیادہ حاصل ہوتی جاتی ہے۔ بسا اوقات اسی ظہور گنجائش کے باوجود کمال جہل اور حیرت سے صانع کے وجود پر دلیل طلب کرتا ہے۔ اور عوام کی طرح استدلال اور تقلید کے بغیر اس کو وجود صانع کا یقین حاصل نہیں ہوتا۔ اس حالت میں اضطراب وبے قراری اس کے حال کے مناسب ہے۔ اور اطمینان طلب کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔ باقی بر صفحہ ۲۴ پر۔

نعت شریف

نہ در درون سینۂ گنجی نہ بدیدہ می نمائی — ہمہ شان کبریائی ہمہ جلوۂ خدائی
نہ شریک ماسوائی نہ ز ماسوا جدائی — ہمہ تن تمام جانے ہمہ نور در قبائی
تو بہ طور از رخ خود چوں نقاب بر کشائی — ز کلیم دل ربائی بہ کمال دلربائی

تو بہ عرشش گر خرامی بادر آئے دلستانی
ارنی بگوید آں کس کہ نگفت لن ترانی

من آں پروانہ عشقم کہ در آتش وطن دارم — چو ناقوس آتش در دل بزیر پیرہن دارم

بحشر گر بپرسندم چہ آوردی چہ می گوئیم — شہید خنجر عشقم گواہ خون کفن دارم

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

قصیدہ در شان علی پور شریف

جناب قاضی شمس الدین شمس مہاجر جموں

آنکھوں سے گرچہ ہے میری دور علی پور
ہر وقت مگر دل میں ہے مستور علی پور

ہے آج بھی اس نور سے معمور علی پور
شیدا کیا جس نے بہت دُور علی پور

ظاہر میں اگرچہ نہیں اس وقت وہ موجود
لیکن ہے اس نور سے پُر نور علی پور

یہ اُن ہی کے فیضان کی برکت ہے کہ اب تک
ہر رنگ کے لوگوں سے ہے بھرپور علی پور

ہے نور نظر ان کے بھی یکتائے زمانہ
اور صاحب تاثیر و نظر نور علی پور

دن رات یہاں چشمہ فیضان ہے جاری
اللہ کی رحمت سے ہے مامور علی پور

وہ پور علی اپنی جماعت کے علی ہیں
جس شمع ہدایت سے بنا طور علی پور

اک نور کا دریا ہے مدینہ سے علی پور
اس نور سے معمور ہے بھرپور علی پور

اللہ کے محبوب ﷺ کے مقبول ہیں آقا
پھر کیوں نہ ہو اللہ کو منظور علی پور

تاحشر یہ گلشن رہے سرسبز الٰہی
آفاق میں ہر سمت ہو مشہور علی پور

اس گھر سے طلوع ہوتا رہے شمس ولایت
دنیا میں چمکتا رہے نورِ علی پور

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

چپکی آتی ہیں نذریں، دور سے دربار عالی ہے
کسی کا سر ہتھیلی پر کسی کا ہاتھ میں دل ہے

سبحان اللہ۔ ہر بات میں کامیابی کا انحصار محض خلوص پر انسانیت، پر۔ کسی خود نمائشی کی غرض یا خواہش مد نظر نہیں آتی۔ جس محبت اور الفت سے ایک غریب بار طریقت امیر بار کو دیکھتا ہے اس محبت اور الفت سے بلکہ اس سے زیادہ محبت سے امیر بار طریقت اور غریب بار طریقت کو دیکھتا ہے۔ خوشی اور مسرت سے ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہیں۔ بغلگیر ہوتے ہیں۔ بعض حالتوں میں دل پر درد اور پُر محبت سے آنکھوں سے آنسو بھی نکل آتے ہیں۔ الغرض مساوات، اخوت، اور یک جہتی کا نمونہ دنیا کے سامنے ایسے ہی مقدس اور مجالس میں پیش آنا جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتا۔ شعر

درد دل تم کو سنائیں تو سنائیں کیونکر
ڈاک میں بھیج دیں آہوں کی صدائیں کیونکر

مصارف خورد و نوش

جملہ اخراجات مہمانداری۔ شب باشی اور آرام گاہ و دیگر اخراجات کا بیڑہ حسب دستور سابق اعلیٰ حضرت امیر الملت والدین سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہ کے سپوت صاحبزادگان عالی مقام نے اپنے ذمے لئے۔ بر تکلف خوراک سے ہزارہا مہمانوں کی خدمت کی گئی۔ جو نیاز مندی سرکار علی پوری، اور آپ کے صاحبزادگان مولیٰ تعالیٰ تا دیر ان کو زندہ رکھے۔ اور اس دودمان عالی قدر کو تا قیام قیامت سرچشمہ نور بنائے رکھے ان کے دستر خوان پر دیکھی گئی۔ ہے کہیں نظر نہیں آتی۔ اور طرفہ اور سونے پر سہاگہ۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سنت کو ہر موقعہ پر ملحوظ رکھا جاتا تھا۔ کھانا کھلانے کی خدمت عام طور پر شہری یاران طریقت کے ذمہ ہوتی ہے۔ اور اس سال بھی لاہور۔ قصور۔ جھنگ۔ سیالکوٹ اور گجرات کے خدام نے اس خدمت کو بدل و جان سرانجام دیا۔

دکانات

شاملین جلسہ اور حاضرین کی سہولت اور آرام کی خاطر مختلف شہروں سے دکاندار مشتاق بیٹھے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

دودھ اور کتب کی دکانیں لے آئے تھے۔ اور چینی اور مٹی کے پاکستانی ساخت کے برتن کی دکانیں بھی تھیں۔ الغرض ہر چیز وہاں خریدی جا سکتی تھی۔ مگر سب سے بہتر محبت و عشق الٰہی کی داد و دہش و خرید تھی۔ جسکی نظیر نایاب ہے۔

روحانی دعوت

روز اوّل۔ ہفتہ بتاریخ ۱۰۔ اپریل جلسہ زیر صدارت عالی جناب حضرت مولٰنا الحاج پیر محمد شفیع صاحب جو ہوئی۔

اوّل جناب قاری محمد سلیمان صاحب مدرس دینیات مدرسہ کالاباغ ضلع میانوالی نے نہائت خوش آہنگی سے تلاوت قرآن پاک کی۔ ان کے بعد جناب غلام نقشبند صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ایک نعت شریف پڑھی۔ اور اس کے بعد پیر عبدالعزیز صاحب کشمیری نے نہائت ہی دلکش انداز میں قرآن شریف کی تلاوت کی۔ اور ازاں بعد قاری صاحب محمد سلیمان صاحب مدرس دینیات مدرسہ کالاباغ نے اتباع رسولؐ علیہ السلام اور اتباع پیر طریقت پر عالمانہ تقریر فرمائی۔ اور میاں محمد بوٹا صاحب فیروز آبادی اور نور دین صاحب نے نعت خوانی کی۔ اور ان کے بعد جناب مولانا مولوی عبدالغنی صاحب خطیب جامع مسجد دو دروازہ سیالکوٹ نے تصرفات اولیاء اللہ اور کرامات اولیاء اللہ پر نہائت ہی عالمانہ اور مؤثر وعظ فرمایا۔ اور حاضرین سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ان کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب طالب علم بیت العلوم نقشبندیہ آستانہ عالیہ علی پور شریف نے نعت شریف بعنوان پیارے جان قدر تم ہو۔ نسیم دل ستاں تم ہو۔ نہائت ہی پُردرد اور دلکش طرز سے پڑھکر سامعین اور حاضرین کو نہائت ہی محظوظ اور مسرور کیا۔

اس کے بعد استاد العلما جناب مولنا الحاج مولوی محمد عبدالرشید صاحب صدر مدرس بیت العلوم نقشبندیہ آستانہ عالیہ علی پور شریف نے ضرورت علم دین پر نہائت ہی عالمانہ معقول و منقول۔ مؤثر و مدلل وعظ فرمایا۔ وعظ کیا ایک علم و عرفان کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جس کے اثر سے تمام دل مسرور اور مسحور ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مولنا کے علم و فضل میں اور برکت کرے۔ آمین۔

ان کے بعد جناب جیون خاں صاحب نے محمد کا جلوہ نما شان ہے۔ اور عبدالحمید صاحب

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

شاہد رومی نے نعتیں پڑھیں۔ اور جناب مولانا مولوی ضیاء اللہ صاحب نعمانی خطیب جامع مسجد فیروز آبادی نے پیر کامل کے اوصاف پر نہایت ہی مدلل۔ مؤثر اور دلکش وعظ فرمایا۔ اور خراج تحسین حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور دانش میں مزید ایزادی اور برکت عطا فرماوے۔ اور ان کے بعد میاں عبدالرشید صاحب فیروز آبادی نے نعت پڑھی۔ اور جلسہ برائے کھانا اور نماز ظہر برخاست ہوا۔

بعد از نماز ظہر میاں دل محمد صاحب ساکن چشتیاں ریاست بہاولپور۔ اور جیون خاں صاحب نے نعت خوانی کی۔ اور مولوی لال دین صاحب نے نہایت پُرتاثیر سادہ الفاظ میں عبادت، نماز، روزہ کے مسائل کی نسبت وعظ فرمایا۔ اور پھر جناب مولانا الحاج مولوی حاجی نور محمد صاحب امین آبادی نے محبت رسول علیہ السلام پر دلآویز اور دلکش آواز میں وعظ فرمایا۔ نماز عصر و مغرب کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔

اور بعد از نماز مغرب قرآن خوانی اور نعت خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ حاجی مولوی محمد عالم صاحب نے فضائل ذکر پر سیر حاصل وعظ فرمائی۔ اور حضرت مولانا الحاج جناب صاحبزادہ حافظ سید بشیر حسین صاحب علی پوری منتظم اتحاد اور [illegible] خدام الصوفیہ کے اور مرکزی انجمن خدام الصوفیہ تنظیم اور رسالہ انوار الصوفیہ کی نسبت نہایت ہی مؤثر۔ مدلل دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور سرکار علی پوری کے کرامات اور مدارج عالیہ کا بھی ذکر فرمایا۔ میاں محمد حسین صاحب اور افتخار احمد صاحب نے حاضرین کو مسرور فرمایا۔

ان کے بعد میاں جان محمد صاحب لاہوری نے نعت خوانی کی۔ اور جناب مولانا حافظ سید محمود شاہ صاحب گجراتی نے اوصاف مومن پر نہایت ہی معقول۔ منقول۔ مؤثر تقریر فرما کر حاضرین کو علم و دین میں اضافہ فرمایا۔ جلسہ بروز اول بعد دعا کے اختتام پذیر ہوا۔

روز دوم اتوار کو جلسہ کا آغاز قرآن خوانی اور نعت خوانی سے ہوا۔ مولانا مولوی محمد عالم صاحب نے تلاوت فرمائی۔ اور جناب میاں محمد حسین صاحب نے نعت پڑھی۔ ان کے بعد جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور نے اتباع شیخ پر پُرزور۔ مؤثر۔ معقول و منقول وعظ فرمایا۔ اور آیات قرآنی اور احادیث کی رو سے اتباع شیخ کو مرید کے لئے لازمی ثابت کیا۔ ان کے بعد حافظ محمد زکریا صاحب بی۔ اے نے مقصد حیات پر نہایت اعلیٰ تقریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ترقی علم و عمر عطا فرماتے۔ ان کے بعد جناب حاجی حکیم [illegible] احمد صاحب نے نعت شریف پڑھی۔ اس کے بعد عالی جناب حضرت مولانا الحاج مولوی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حافظ صاحبزادہ پیر سید اختر حسین صاحب مدظلہ العالی علی پوری نبیرہ سرکار علی پوری نے اوصاف اولیاء اللہ پر بے نظیر پُرتاثیر تقریر فرمائی۔ نور کا سمندر تھا۔ ہر ایک کے دل میں نورانی الفاظ وعظ نے ایسا اثر کیا۔ کہ تمام سامعین دم بخود تھے۔ اور ہر طرف سے مرحبا مرحبا اور تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو عمر طویل اور اقبال بلند عطا فرمائے۔ اور غلامان سرکار علی پوری کے آپ کو اسی طرح سے نورانی شکل بنائے رکھے۔

آپ کے بعد مولانا محمد صدیق صاحب نے رضا پیو طریقت پر اور مولانا الحاج مولوی محمد شفیع صاحب ڈیری والہ نے اتباع رسول علیہ السلام پر پُرتاثیر دلکش وعظ فرمائی۔ اور ان کے بعد عالی جناب حضرت مولانا الحاج مولوی عبدالرشید صاحب صدر مدرس بیت العلوم نقشبندیہ آستانہ عالیہ علی پور شریف نے مسئلہ وراثت پوتا کی نسبت مفصل وعظ فرمایا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ موجودگی اقرب کے بعد ابعد کا وراثت متوفی میں کوئی حق نہیں ہے۔ اور پوتا کو وارث موجودگی پسر کے بنانا دین میں مداخلت ہے۔ جو روئے قرآن شریف ناجائز ہے۔ اور نیز مندرجہ بالا میں باتفاق رائے حاضرین منظور ہے کہ یہ جلسہ جس میں مغربی پاکستان اور غیر علاقہ کے قریب ۲۵ افراد پچیس ہزار غلامان و عقیدتمندان سرکار علی پوری موجود ہیں۔ موجودگی پسر کے پوتا کا حق وراثت تسلیم کرنا مداخلت فی الدین ہے۔ جو خلاف شریعت اسلامی ہے۔

اس کے بعد برائے کھانا و نماز ظہر جلسہ برخاست ہوا۔ اور بعد از نماز ظہر قرآن خوانی و نعت خوانی سے اجلاس دوم کا آغاز ہوا۔ میاں جھنڈا صاحب جھنگوی۔ بشیر احمد صاحب ساکن جنڈر کے۔ محمد ساغر صاحب ساکن لنگر یالی۔ غلام رسول صاحب ساکن نارووال۔ دل محمد صاحب بہاول پوری نے نعت ہا سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اللہ رکھا لائل پوری نے بھی نعت پڑھی۔ اس کے بعد مداح رسول علیہ السلام سرتاج نعت خواں جناب منشی علی محمد صاحب جالندھری نے نہایت ہی دلکش طرز میں نعت خوانی کی۔ اور تمام حاضرین سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ان کے بعد جناب مولانا محمد یوسف صاحب نے توبہ اور اس کی حقیقت اور ضرورت پر مفصل اور واضح و مدلل منقول تقریر فرمائی۔ جلسہ برائے نماز عصر و مغرب ختم ہوا۔

بعد از نماز مغرب اجلاس سوم بصدارت عالی جناب حضرت سجادہ نشین دربار چودہ شریف تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف سے شروع ہوا۔ اول خاکسار نے اعلیٰ حضرت امیر الملت نور اللہ مرقدہ کی سوانح حیات پر تقریر بیان کیا۔ اور سامعین جن کی تعداد کم از کم قریب پچیس ہزار ہوگی نہایت

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

- کی توجہ دلی۔ سب خاموشی سے ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ اور پھر حاضرین کے سامنے تنازعہ اور قضیہ ۲۴ ایکڑ جو سرکار علی پوری کواٹ کی ۸۰۰ کنال اراضی واقعہ ضلع گورداسپور عوض ۱۹۴۷ء سے الاٹ شدہ کا ہے اور اب وہ اراضی صاحبان اقتدار ۱۹۵۲ء ایل۔ اے۔ او صاحبان کے بلا حقیقی خلاف قانون اعلیٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرزندان سے واپس لینا چاہتے ہیں۔ جن میں آنریبل وزیر تعلیم اور ان کے والد بزرگوار بھی شامل ہیں بیان کر کے گورنمنٹ کی خدمت میں حاضرین کی پرجوش پر زور اپیل اور التجا اور مطالبہ پیش کرنے کی تجویز کہ یہ اراضی اعلیٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصارف لنگر اور مدرسہ کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ اور اب کسی صاحب کو الاٹ نہ کی جائے۔ پیش کی۔ جس کی تائید میں جناب محترم رانا شیر احمد خان صاحب نے نہایت ہی مفصل واقعات اور احکامات فنانشل کمشنر صاحب بہادر بیان فرمائے۔ اور شبیر صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر وزیر تعلیم کی رعایت اور طرفداری کے حالات بیان فرما کر پرزور تائید کی۔ اور حاضرین نے نعرہ وغیرہ لگا کر یہ ریزولیوشن مذکورہ کو پاس کر دیا۔ نیز یہ بھی پاس کیا گیا۔ کہ اب ... اس معاملہ میں آنریبل وزیر تعلیم کی رقابت اور طرفداری کرتے ہیں۔ اور اعلیٰ افسران کے حکم کی تعمیل میں کوتاہی کی ہے انہوں نے فرائض منصبی سر انجام دینے میں کوتاہی کی ہے۔ اس لئے ان کو اس عہدے سے تبدیل فرمایا جائے۔

اس کے بعد جناب منشی علی محمد صاحب جالندھری نے

قصیدہ نعتیہ اعلیٰ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں ملک عبدالقادر خوشتر کنجاہی نے ایک قصیدہ در شان اعلیٰ حضرت امیر الملت حاضرین کو سنا کر محظوظ کیا۔ اور پھر مولوی عنایت اللہ صاحب نے مدارج اولیاء پر مختصر تقریر فرمائی۔ اور قرآن شریف کی تلاوت کی گئی۔ قرآن شریف جمع کئے گئے

اور مولانا شیخ غلام حیدر حسین ہاشمی

مدنی علیہ السلام مدینہ طیبہ سے دو سلام جو روضہ اقدس پر زائرین پڑھاتے ہیں۔ نہایت پر درد طریق سے پڑھائے۔

تمام حاضرین اساتذہ اور روضہ اقدس کے تصور میں اکثروں کے آنکھوں سے اشک ہائے جاری تھے۔ اس کے بعد تمام قرآن شریف جمع کردہ جناب فضیلت مآب حضرت سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اور جناب نے نہایت خشوع خضوع کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں دعا کی۔ اور تمام حاضرین کی دینی و دنیاوی ظاہری باطنی ضروریات اور مشکلات کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس دربار کو تا ابد قائم رکھے۔ آمین۔

یہ ناشکری ہوگی۔ کہ اگر یاران حجنگ۔ گجرات سیالکوٹ مہاجرین رہتک کا شکریہ ادا نہ کیا جاوے۔ جنہوں نے ہر طرح سے شاملین جلسہ کی خدمت اور تواضع کی۔ صاحبزادگان عالی مقام سرکار علی پوری نے باوجود مخدوم ہونے کے تمام غلامان سرکار علی پوری کی خدمت اور تواضع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سر چشمہ ...

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کرامات وارشادات

یارانِ طریقت کے واسطے

از جناب مولوی غلام رسول صاحب گوہر ایڈیٹر ماہنامہ رسالہ تبلیغ قصور

حضرت خواجہ علاؤ الحق والدین اللہ تعالیٰ ان کی تربت کو معطر کرے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب میں اپنے شیخ و مرشد حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس سرہٗ کی غلامی اور متابعت میں داخل ہوا۔ اور ان کا منظورِ نظر اور محبوب و مقبول ہوا۔ تو ان کی محبت کی صفت نے مجھ میں ایسا اثر کیا۔ کہ مجھ سے میرا قرار و آرام رخصت ہو گیا۔ اور میں آپ کی صحبت کے بغیر ایک دم بھی آرام نہیں پکڑ سکتا تھا۔ ایک دن حضرت خواجہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ تو مجھ کو دوست رکھتا ہے۔ یا میں۔ میں نے عرض کیا۔ اے مخدوم! آپ کو اس فقیر کی طرف کیا التفات ہو گا۔ میں ہی جناب والا کو دوست رکھتا ہوں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا۔ ایک گھڑی ٹھہر۔ تا کہ تجھ کو حال معلوم ہو جائے۔ جب ایک گھڑی گذر گئی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ میرے وجود میں ان کی محبت کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ حضرت خواجہ نے فرمایا۔ اب تجھے معلوم ہوا۔ کہ محبت اور دوستی میری ہی طرف سے تھی۔ شعر

اگر از جانب معشوق نباشد میلے ؎
طلب عاشق بیچارہ بجائے نرسد

اگر محبوب حقیقی کے چہرے سے نقاب قبول نہ اٹھاتا۔ تو کس کو طاقت تھی۔ کہ قدم پیچھے کے پردہ میں رکھتا۔

(۲) حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبند بخاریؒ کے غلاموں میں سے ایک شخص بیان کرتا ہے۔ کہ میرے دل میں جناب خواجہ قدس سرہٗ کی صحبت و ملازمت کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں اپنے گاؤں "تاگلی" سے بخارا کی طرف چل پڑا۔ اور مجھ کو میری بیوی نے چلتے وقت چند درہم دیئے تھے۔ تا کہ حضرت خواجہ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ میں نے اپنی بیوی سے ہر چند اس کی وجہ دریافت کی۔ لیکن اس نے نہ بتایا۔ جب میں بخارا میں پہنچا۔ اور حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور ان درہموں کو حضور والا میں پیش کیا۔ تو آپ مسکرائے۔ اور فرمایا۔ ان درہموں سے بیٹے کی بو آتی ہے۔ امید ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ تجھ کو فرزند عطا کرے گا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ کی دعا کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مجھ کو فرزند عطا کیا۔

(۳) حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہٗ بہت فرمایا کرتے۔ کہ اولیاء اللہ کی صحبت بہت بڑی نعمت ہے۔

اگر معشوق کی جانب سے رغبت نہ ہو تو بیچارے عاشق کی طلب کسی جگہ پر نہ پہنچے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

۵؎ آنکس کہ بیافت دولتے یافت عظیم
وآنکس کہ نہ یافت داغ نایافت بس است

جو دولت عظیم (صحبت اولیا) کا نہ پانا اس کا سبب کوئی قصور ہوتا ہے۔ جو قرب حق کے راستہ پہ چلنے والے کے اندر موجود ہوتا ہے۔ جب تک توبہ و استغفار کے پانی سے اس ناسور کے بدنما داغ کو سالک اپنے جسم سے نہ دھوئے۔ تب تک صحبت اولیا، جو حقیقت میں دولت عظیم ہے۔ میسر نہیں ہوتی۔ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ جب میں سمرقند میں تھا۔ تو حضرت خواجہ کی صحبت کو پانے کے واسطے بخارا گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے مریدین اور محب جہاں تک کہ امکان ہے۔ کہ نماز کو ان کی صحبت شریف میں ان کی مسجد میں ہی ادا کرتے تھے۔ خاص کر نماز فجر کو۔ ایک دن یہ وظیفہ اس کمترین راوی سے رہ گیا ہوا۔ اور اس سعادت سے بے بہرہ رہا۔ کہ صبح کی نماز کو اس بابرکت جماعت اور ان کی صحبت میں ادا کروں۔ میں نے دوسرے دن صبح کی نماز کو حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی مسجد میں ادا کرنا چاہا۔ لیکن جماعت کی پہلی رکعت کو نہ پا سکا۔ میری پشیمانی اور دل کا بوجھ ناقابل برداشت ہو گیا۔ اس کے بعد میں بڑی عجلت سے روانہ ہوا۔ کہ جب حضرت خواجہ مسجد شریف سے باہر تشریف لائیں۔ تو ان کو سلام کہوں۔ اور اس دولت سے محروم نہ ہوں۔

میں منتظر ہی تھا۔ کہ حضرت خواجہ تشریف لائے۔ اور میں نے خدمت میں سلام پیش کیا۔ اور آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اور آہستہ سے میرے کان میں آپ نے فرمایا جس شخص سے کوئی قصور صادر ہو جاتا ہے۔ وہ دوستان حق کی صحبت سے دور رہتا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ حضرت خواجہ کی اس بات سے میرے دل کا اندوہ اور بوجھ زیادہ ہو گیا ہے۔ میں اسی حال پہ تھا۔ کہ جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ تو آپ ایک دوست کے گھر میں تشریف لے گئے۔ اور اس کمترین کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور فرمایا۔ حضرت نے عزیزان علیہ الرحمتہ سے سوال کیا۔ کہ مسبوق مسبوقانہ کی قضا کے واسطے کس وقت اٹھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ صبح کے وقت سے پہلے تاکہ اس سے نماز باجماعت فوت نہ ہو۔

(۴) حضرت خواجہ بہاؤالحق والدین نقشبند بخاری فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں تھا۔ اور اتفاق سے اس روز آسمان پر بادل تھا۔ حضرت نے مجھ سے پوچھا۔ کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ابھی نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ آسمان کی طرف نظر کر۔ جب میں آسمان کی طرف نظر کی۔ تو کوئی حجاب نہ تھا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ آسمان کے سارے فرشتے ظہر کی نماز پڑھنے میں مشغول ہیں۔ میں اپنے قول سے شرمندہ ہوا۔ اور میں نے توبہ و استغفار کی۔ اور ایک زمانہ تک اپنے دل پر اس بات کا بوجھ محسوس کرتا رہا۔

(۵) حضرت خواجہ بہاؤالحق والدین نقشبندی بخاری

۵؎ جس شخص نے پایا۔ اس نے بڑی دولت پائی۔ اور جس شخص نے نہ پایا اس کے واسطے اس سے محرومی کا افسوس کافی ہے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب میرے پیر و مرشد طوس میں رونق افروز ہوئے تھے۔ ایک دن آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم کو معشوق طوسی کی زیارت کو جانا چاہیئے۔ آپ کے ساتھ درویشوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب معشوق کے مزار پہ پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا۔ سلام علیک یا معشوق طوسی خوش ہستی یعنی اے معشوق طوسی تجھ پر سلام ہو۔ تو خوش ہے۔ معشوق کے مرقد سے ندا آئی وعلیکم السلام۔ ہم خوش ہیں۔ اس جماعت میں ایک ایسا آدمی بھی تھا۔ جو حضرت خواجگان (قدس اللہ اسرارہم) کا منکر تھا۔ جب اس نے یہ کرامت دیکھی۔ تو وہ سچے دل سے آپ کا معتقد ہوگیا۔

(۷) ایک درویش بیان کرتا ہے۔ کہ میں غدیورت میں تھا۔ کہ حضرت خواجہ قدس سرہ نے میرے اور ایک دوسرے درویش کے نام ایک مکتوب لکھا۔ کہ ہمارا گائے فلاں درویش کے پاس ہے۔ تم دونوں وہاں جاکر اس کو فوراً ذبح کردو۔ چاہیئے کہ ذبح کرنے میں جہاں تک ممکن ہو تاخیر نہ ہو۔ میں اور وہ درویش بہت جلدی اس طرف گئے۔ اور اپنے ساتھ اور آدمیوں کو بھی لے لیا۔ تاکہ اس کو پکڑنے میں آسانی ہو۔ اور ہم نے وہاں پہنچ کر فوراً اس گائے کو ذبح کیا۔ جب اس کے پیٹ کو چیرا۔ تو لوگ سخت حیران ہوئے۔ کہ اس کے پیٹ میں کئی جگہ بیماری کی علامتیں پائی گئیں۔ اگر اس کے ذبح کرنے میں ایک گھڑی کی تاخیر ہو جاتی۔ تو وہ مر جاتی۔ حالانکہ حضرت خواجہ نے دو سال نے دو سال کے عرصہ سے اس گائے کو نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ ہی آپ نے کسی سے اس کا حال سنا تھا۔ اس کرامت کے دیکھنے سے بہت سے لوگ آپ کے عقیدہ ہو گئے۔

اعلان

اعلیٰ حضرت امیر ملت سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہ نے تاریخ آخری حج کے موقعہ پر جدہ شریف میں مراجعت تھے۔ آستانہ عالیہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ سید حضرت جعفر شاہ مکی اپنا بار طریقت اور نائب معلم حج ہیں۔ اس لئے جس بار طریقت کو زیارت حرمین الشریفین اور حج کی توفیق عطا ہو۔ وہ اپنا معلم برائے حج بیت اللہ شریف سید جعفر شاہ صاحب نائب معلم کو مقرر کریں۔ اور امسال عرس سالانہ کے موقعہ پر جناب حضرت صاحب سجادہ نشین دربار علی پوری اپنے فرزند اکبر صاحب

اخبار

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے انجمن خدام الصوفیہ پاکستان کا آٹھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۱۰ و ۱۱ اپریل ۵۴ء بروز ہفتہ بکمال خیر و خوبی سرانجام پذیر ہوا۔ جس کی مفصل کیفیت دوسری جگہ رسالہ ہذا میں درج کی گئی ہے۔ آستانہ عالیہ میں بالکل خیریت ہے۔ جناب سجادہ نشین صاحب حاجی میاں غلام جیلانی صاحب کے فرزند ارجمند کی شادی کی تقریب میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور وہاں سے ملتان ہوتے ہوئے ۲۵/۴ کو چک ۲۲۴ ر ب میں محترمی جناب چوہدری عبد الحق کی والدہ محترمہ مرحومہ ختم چہلم میں شمولیت فرما گئے۔ باقی صاحبزادگان عالی مقام آستانہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ماخوذ از امام ربانی دفتر دوم

مکتوب

گذشتہ سے پیوستہ

اس فقیر نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ عارف صاحب یقین کو رجوع کے بعد استدلال کی حاجت ہوتی ہے۔ اس مقام میں معلوم ہوا ہے کہ عین وصول اور حصول میں دلیل کی احتیاج ہے۔ یہ مقام مرتبہ نبوت کے کمالات کے موافق ہے۔ اور وہ مقام مرتبہ ولایت کے حال کے مناسب ہے۔ جب اس قلب کا صاحب دعوت کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کے دل کا قلق و اضطراب اور تغیر و تبدل زیادہ ہو جاتا ہے۔ جب عین وصال میں جہل و حیرت کے باعث دلیل کا محتاج ہے۔ تو جدائی کے زمانہ میں بطریق اولیٰ استدلال کا محتاج ہوگا۔ تاکہ استدلال کے ذریعے کچھ اطمینان حاصل کرے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ دوست جس کو چند روز کے لئے اپنے دوست سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اور داغ مفارقت میں مبتلا کیا ہے۔ اس کے واسطے مناسب ہے۔ کہ ہمیشہ قلق و اضطراب اور دائمی غم و اندوہ میں رہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الحزن دائم الفکر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ غمناک اور متفکر رہتے ہیں۔ اب وہ وجوہ جو قلب کے ان دونوں اطلاقوں کے درمیان فرق ظاہر کرتے ہیں۔ بیان کئے جاتے ہیں۔ گوش ہوش سے سننا چاہیئے۔

وجہ اول۔ حقیقت جامعہ جب عالم امر سے ہے تصفیہ اور تزکیہ کے بعد اس کو تلوین نام دائمی طور پر میسر ہے۔ برخلاف مضغہ کے اس کا اطمینان جو اس کے اور اس پر ہے۔ جب تک کسی شے کو اس کے ساتھ دلائل نہ کرے۔ اس کا قلق ... واسطے حضرت خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی جمیع الانبیاء والمرسلین ... اپنے قلب کے اطمینان کے لیے سوال کیا۔ رب ارنی کیف تحی ... یا اللہ تو مجھے دکھا۔ کہ کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

وجہ دوم۔ حقیقت جامعہ ذکر کے ساتھ ... ہو جاتا ہے۔ اور جب ذکر کی آواز آتی ہے۔ تو ذکر سے اور اس کی ہم جنس ہو جاتی ہے۔ اس مقام کو صاحب عوارف قدس سرہ نے ... کہا ہے۔ اور ذکر ذات کے ساتھ قلب کے اس تنگی ہونے کو ان سے تعبیر کیا ہے ... کے ذکر کو اس کی طرف راہ نہ تھا۔ پھر اس کا ... ہونا کیا۔ ... انوار کا ظہور ... ہے۔ نہ ظلمت کے طور پر اور ذکر کو عروج نہ کی ... تک ... ہے۔

وجہ سوم۔ حقیقت جامعہ جب نہایت نہایت تک پہنچ جاتی ہے اور مراتب سے حظ وافر حاصل کر لیتی ہے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تو اس وقت اگر مطلوب کو نمایاں کرنا چاہیئے۔
تو اس میں مطلوب کا ظل ظاہر ہوگا۔ نہ کہ اس کا
عین۔ جیسے کہ آئینہ میں شخص کا نمونہ ظاہر ہے۔ نہ
کہ شخص کا عین۔ برخلاف مضغہ کے کہ آئینہ کے برعکس
اس میں مطلوب کا عین ظاہر ہے۔ نہ کہ اس کا ظل۔ اسی
واسطے فرمایا لَیَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ۔ یہ معاملہ
نازک نظر کے طور سے وراء الوراء ہے۔ اس بیان
سے کہیں حلول و تمکین نہ سمجھ لینا۔ کہ یہ کفر و زندقہ
ہے۔ اگرچہ عقل معاش باور نہیں کرتی۔ کہ ایک شے
کا عین دوسری شے میں ظاہر ہو۔ اور حلول و تمکین
نہ ہو۔ یہ عقل کا قصور ہے۔ اور حاضر پر غائب کا قیاس
ہے۔ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ (یعنی کچھ شک نہ کر)
وجہ چہارم۔ حقیقت جامعہ عالم امر سے ہے۔
اور مضغہ عالم خلق سے ہے۔ بلکہ عالم خلق اور عالم امر دو
نوں ہی کے اجزا ہیں۔ خلق اس کا بڑا جزو ہے۔ اور
امر اس کا چھوٹا جزو۔ ان دونوں اجزا کے ملنے سے
ایک ایسی ہیئت وحدانی موجود ہوگئی ہے۔ جو مجموعہ
[illegible] بن گئی ہے۔ [illegible] اگر عالم امر و عالم خلق
سے ہے۔ لیکن ہیئت ترکیبی کے باعث ان میں
سے کسی کے ساتھ مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔
مگر اس کو عالم خلق سے گنتے ہیں۔ کیونکہ اسی معاملہ
میں سب سے [illegible] اور بہتر [illegible] اور
خاک [illegible] اس کی [illegible]
وجہ [illegible] حقیقت جامعہ کی وسعت [illegible] اعتبا
[illegible]

ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے ہے۔ کہ نامحدود اور
نامتناہی مطلوب کی اس میں گنجائش ہے۔ اور وہ
تنگی اس کی دہلیز تنگ کی ہے۔ جو ماسوا کو وہاں
داخل ہونے نہیں دیتی۔ حتیٰ کہ ذکر کو بھی ماسوا کے
خیموں کے گرد نہیں آنے دیتی۔ اور ظلیت کی آمیزش
کو اس حریم مقدس کے گرد پھٹکنے نہیں دیتی۔
وجہ ششم۔ حقیقت جامعہ کی فراخی چونکہ چون کی
آمیزش رکھتی ہے۔ اس لئے اس میں بے چون کی
گنجائش نہیں۔ اور مضغہ کی فراخی نے چونکہ بے چونی
سے حصہ پایا۔ اس لئے اس میں بے چون کی گنجائش
ہے۔ عجیب معاملہ ہے۔ اسی قلب پر [illegible]
کے لئے رجوع کرنے کے لئے ظلمت و غین طاری
ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے حضرت سید البشر علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا ہے کہ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ۔ (یعنی
میرے قلب پر بھی پردہ آ جاتا ہے)۔ اس
سے زیادہ کس قدر فرق بیان کیا جائے۔
مَا لِلتُّرَابِ وَ رَبِّ الْاَرْبَابِ۔ چہ نسبت خاک
را با عالم پاک۔
اے برادر! تو اس مضغہ کو ایک بے اعتبار گوشت
کا ٹکڑا نہ خیال کریں۔ بلکہ یہ جوہر نفیس ہے جس
میں عالم خلق کے خزائن و اسرار پوشیدہ ہیں۔ اور
[illegible] حقائق و فنون ہیں [illegible]
[illegible] زیادہ ہیئت وحدانی سے
[illegible] کہ اول اس کی اجزا [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible] ماسوا کے تعلقات

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کی آمیزش سے آزاد کیا ہے۔ مثلاً قلب کو تقلب یعنی
تغیر سے گذار کر تمکین تک اور نفس کو آمادگی سے
اطمینان تک لائے اور جزو آتشی سے سرکشی اور
نافرمانی کو دور کیا۔ اور خاک کی پستی اور پست
ہمتی سے بلند کیا۔ علیٰ ہذا القیاس اس کے تمام اجزا
کو افراط و تفریط سے ہٹا کر حد اعتدال و توسط پر
لائے ہیں۔ جب ان کو محض فضل و کرم کے ساتھ ان
اجزا کو مرکب کر کے شخص معین بنایا ہے۔ اور
اس کا نام انسان کامل رکھا ہے۔ اور اس کے قلب
کو جو اس کا خلاصہ اور اس کے وجود کا مرکز ہے۔
مضغہ کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یہ ہے۔ مضغہ کی
حقیقت جو عبارات کے اندازہ کے موافق بیان
کی گئی ہے۔

والاسرار الی اللہ سبحانہ حقیقت حال اللہ تعالیٰ
ہی کو معلوم ہے۔

اگر کوئی ناقص کہے۔ کہ ہر ایک انسان انہی اجزاء
عشرہ سے مرکب ہے۔ اور انہی کی ترکیب سے
ہیئت وحدانی رکھتا ہے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ ہاں
انہی اجزا سے مرکب ہے۔ لیکن وہ اجزا پاک و
صاف نہیں ہوئے۔ اور جذبہ و سلوک کے ساتھ ماسوا
کے تعلقات کی آلائش سے آزاد نہیں ہوئے۔ برخلاف
انسان کامل کے اجزا کے جو فنا و بقا سے پاک و صاف
ہوگئے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ گذر چکا ہے۔

چونکہ ہر ایک انسان میں یہ اجزا ایک دوسرے
سے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور ہر جز کے احکام و
احوال الگ الگ ہیں اس لئے ہیئت وحدانی ان کے سبب
نہیں۔ اور اگر کچھ ہیئت پیدا کی ہے۔ تو وہ اعتباری ہے
حقیقی نہیں۔ برخلاف انسان کامل کے اجزا کے جو تمام کے
اور رہتا میں سے نکل کر آئے۔ وہ دوسرے سے مل جل گئے
ہیں۔ اور ان کے مختلف احکام و احوال زائل ہو کر ایک
ہی حکم میں قرار پا گئے ہیں۔ پس ناچار اس میں ہیئت
وحدانی حقیقی ہوگی۔ نہ اعتباری۔ جس طرح معجون کو
مختلف ادویہ سے درست کرتے ہیں۔ اور سب
اجزا کو ایک بنا دیتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے ہو گئے۔ اور لانے
ہیئت وحدانی ثابت کرتے ہیں۔ اور اس کے مختلف
احکام کو ایک ہی حکم میں لے آتے ہیں۔ فافہم واللہ
سبحانہ اعلم

اے برادر یہ سب کمالات جو مضغہ کے لئے ثابت
ہیں مقام قاب قوسین میں ہیں۔ جہاں ظاہر میں مظہر
کے رنگ کا وہم پایا جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہر اس جگہ
اصل ہے۔ اس کا ظل یا صورت نہیں۔ لیکن شخص
ظاہر یا آئینہ کے رنگ سے پاک و مبرا نہیں۔ پس
قوسین ثابت ہوں گے۔ اس مقام سے اعلیٰ مقام او ادنیٰ
ہے۔ جہاں ظاہر نے مظہر کا رنگ اختیار نہیں کیا۔
اور کوئی امر زائد خیال میں نہیں آیا۔ پس قوسین اس
جگہ متحقق نہ ہوں گے۔ [illegible] سوائے [illegible] کے و
مقام او ادنیٰ کے مناسب ہے۔ کیونکہ وہ مقصود نہیں۔
اس مقام [illegible] ہے۔ اگر [illegible] انتہا کی تعلیم
تو پھر قوسین سے ادنیٰ تک رفعت اٹھا کر لے جا
سکتے ہیں۔ کلّا [illegible] شادات [illegible] و بشارات
[illegible] ہماری کلام اشارات [illegible]
و کنوز [illegible] ہے۔ واللہ سبحانہ [illegible]

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تصوف (آداب مرید)

گذشتہ سے پیوستہ

۳۱۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط پ ۲۲ ع ۲

ترجمہ۔ اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم فرما دیں۔ تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔

شانِ نزول۔ زید بن حارثہ کو جن کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا تھا۔ اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور زینب کے لیے ان کا پیغام نکاح دیا۔ اس کو زینب اور ان کے بھائی نے منظور نہ کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس آیت کو سن کر راضی ہو گئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔ مسئلہ۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آدمی، مومن، کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی مختار نہیں رہتا۔ شان نزول پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے تو حضرت زینب اور ان کے بھائی نے حضور کے فرمان کو اہمیت نہ دیتے ہوئے نکاح سے انکار کر دیا۔ لیکن جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو حضور کے حکم کو حکم خدا سمجھ کر راضی ہو گئے۔ ان کو تشفی ہو گئی۔ نبی علیہ السلام [illegible] ہے یہ نہیں نکاح کے لئے فرمایا ہے

ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ آیت کریمہ ... خط مبارک [illegible] اللہ کا ہوتا۔ نبی علیہ السلام کے حکم کا انہوں نے انکار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے حکم کی تائید و تصدیق میں اذا قضی رسول اللہ کے الفاظ پاک فرما دیتے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ اللہ آیت میں لانے سے مراد یہ ہے۔ اور یہی بتانا منظور الٰہی ہے۔ کہ رسول اللہ کا حکم خدا تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ اس کی نظیر قرآن کریم میں موجود ہے۔ مثلاً وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ پ ۹ ع ۱۲ کی بجائے صرف وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ پ ۵ ع ۱۴ آیا ہے۔ اسی لئے یہ استنباط صحیح ہوا۔ کہ آدمی، مومن، کو نبی علیہ السلام کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔ خواہ وہ امر وحی جلی سے ثابت ہوا ہو۔ خواہ وحی خفی سے بہر حال اللہ تعالیٰ کا حکم لوگوں تک نبی علیہ السلام کے منہ اور زبان سے ہی پہنچا ہے۔ اور یہ اتنا واضح اور روشن ہے۔ کہ دلائل کی حاجت نہیں

؎ گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نگفتہ کافر است (مثنوی شریف)

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں۔ کہ بلاشک و شبہ قرآن کریم پیغمبر علیہ السلام کی زبان پاک اور لب پاک سے ہی متکلم ہوا لیکن جو یہ کہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ وہ کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے حضور علیہ السلام کی تکذیب کی آپ کو سچا نہ جانا

وجہ استدلال:۔ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت مومنوں پر فرض ہے اسی طرح
مشائخ کی اطاعت بھی مریدوں پر فرض ہے جس طرح نبی
علیہ السلام واجب الاتباع ہیں۔ کہ وہ خدا کے حکم سے
حکم فرماتے ہیں۔ اسی طرح شیخ بھی مریدوں کے لئے
واجب الاتباع ہے۔ کہ وہ جو کچھ رشد و ہدایت کے سلسلے
میں کہتا ہے۔ کتاب اور سنت سے کہتا ہے۔ اس کا حکم بھی
اس لحاظ سے خدا و رسول کا حکم ہی ہے۔ اور جس نبی علیہ
السلام کے مقابلہ میں کوئی مومن اپنے نفس کا بھی خود مختار
نہیں۔ اسی طرح شیخ کے ارشادات کے سامنے مرید بھی اپنے
نفس کا خود مختار نہیں رہتا۔ ؎

چوں گزیدی پیر ہیں تسلیم شو (مثنوی شریف)
ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں۔ جب تم نے ایک پیر چن
لیا اور سچے دل سے اس کے مرید ہوگئے۔ تو اب چون و
چرا رہنے اور کسی طرح کی گنجائش نہیں رہی۔ سر تسلیم خم
کر دو۔ اور جس طرح بغیر حیل و حجت کے اور بغیر چون و چرا
کرنے کے حضرت موسیٰ کو حضرت خضر کے ماتحت چلنا پڑا
تم کو بھی اسی طرح اپنے پیر کے حکم کے ماتحت بے چون و چرا
چلنا ہوگا۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بے اختیار
جاننا ہوگا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی
اپنے مکتوب ۲۹۲ ج اول میں جو کہ ادب مریدین پر
مشتمل ہے اور جس کا ترجمہ تبرکاً اسی مضمون کے شروع
میں دیا گیا ہے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کسی
کو کامل پیر مل جائے تو اس کے وجود شریف کو
غنیمت جانے اور اپنے آپ کو اب اس کے حوالے کر دے
... کے سامنے مردہ

بدست غسال (میت نہلانے والے کے ہاتھ میں) کی طرح
ہے۔ غالباً اسی آیہ کریمہ سے یہ مضمون اخذ کیا گیا ہے۔
واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۔ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک
ترجمہ۔ اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب آپ پر اترا
اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا۔ اس آیہ کریمہ میں پہلی کتاب
سے وہ مومنین مراد ہیں۔ جو اہل کتاب ہیں اور پچھلی کتابوں
اور انبیاء علیہم السلام کی وحی پر ایمان لائے اور قرآن
پاک پر بھی۔ اور بما انزل الیک سے تمام قرآن پاک اور
پوری شریعت محمدیہ مراد ہے (خزائن العرفان)۔ جس طرح
قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح
کتب سابقہ پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر
نازل فرمائیں۔ البتہ ان پر عمل کرنا درست نہیں۔ عمل فقط
قرآن کریم اور آپ کے ارشادات پر ہی کیا جائے گا۔
چنانچہ ایک روایت حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ
السلام مجلس صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ سب آپ کی
طرف متوجہ تھے۔ حضرت عمر کے ہاتھ میں توریت شریف
کے چند ورق تھے۔ وہ ان کو دیکھ رہے تھے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر پڑی۔ چہرہ مبارک پر
جلالت کے آثار ظاہر ہوگئے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے
عمر سے کہا۔ عمر کیا کر رہے ہو۔ حضور کے چہرہ مبارک کی
طرف دیکھو۔ جب حضرت عمر نے آپ کی طرف دیکھا
تو لرز گئے اور عرض کیا۔ میں خدا کے رب ہونے اور آپ
کے نبی اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔ حضو
...

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

وقت زیادہ ہونے لگے تو وہ مرد مرشد ہی اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ تم بہری ہو جاوے گی میں ہوشیار ہوں سے تو یہ جہاں کہانی کی کتاب کے چند اوراق کی طرف متوجہ ہوں)

وجہ استدلال۔ اس آیت کریمہ میں بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ موجود ہے۔ جو نمبر ۳ آیت کے ماتحت اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی جس طرح دین کے لئے فرض تھا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی آوردہ کتابوں اور ان پر ایمان لائے۔ اور عمل فقط اپنے نبی علیہ السلام اور ان کی شریعت پر کرے اسی طرح ایک صادق مرید کو چاہیئے کہ وہ تمام دیگر مشائخ اور ان کے اسباق و وظائف پر اعتقاد رکھے۔ کہ وہ حق ہیں۔ لیکن عمل اپنے شیخ کے فرمودہ وظائف پر کیا کرے۔ چنانچہ مولوی عبد الماجد صاحب دریاآبادی اپنی تفسیر قرآن الحکیم میں صفحہ ۶ پر اسی آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں۔ مرشد تھانوی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ طالب کو اعتقاد تو تمام شیوخ اہل حق کے ساتھ ایسا ہی رکھنا چاہیئے۔ جیسا اپنے شیخ کے ساتھ۔ لیکن اتباع صرف اپنے شیخ کا کرنا چاہیئے۔ جیسا بعینہ یہی حکم انبیاء علیہم السلام کے باب میں ہے۔ باقی آئندہ

ناظرین رسالہ کی خدمت اقدس میں التماس ہے کہ بوجوہات چند جن پر ہمارا کوئی اختیار نہ تھا۔ ماہ اپریل ۱۹۵۴ء کا رسالہ ماہ مئی کے ساتھ ہی شائع کرنا پڑا۔ ان شاء اللہ اس رسالہ میں کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سہرا

بجشن شادی سرو سہروردی جناب ماجد حسین صاحب فریدی

۱۹۵۴ء

بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ علیگ

عکس رخ سے کس قدر پر نور ہیں سہرے کے پھول
اللہ اللہ رشک برق طور ہیں سہرے کے پھول
کیا تعجب کھل گئے سہرے میں پھول اس شان سے
فی الحقیقت عیش کا دستور ہیں سہرے کے پھول
پھول کھل کر سر چڑھے نوشاہ کے تقدیر سے
رفعتوں پر کس قدر مغرور ہیں سہرے کے پھول
بن کے دولہا خوش ہیں کیا ماجد میاں شکر خدا
آج کیا کیا عیش سے بھرپور ہیں سہرے کے پھول
پھولوں پہ بھی ہے نگاہوں کی نقاب اک حسن سے
مثل نوشاہ مستور ہیں سہرے کے پھول
بھائی جان اب اک شراب شوق سے مخمور ہیں
ہیں یہ اعمال قبلہ عالم کے سب انوار ہیں
کیا سراسر لطف و فیض و نور ہیں سہرے کے پھول
خلد میں اب خوش فریدی بھی ہیں کیا دیکھ کر
کیا شگفتہ کس قدر مسرور ہیں سہرے کے پھول
خاندان میں سب کے دل ہیں شادماں اس جشن سے
وجد میں ہیں مست ہیں مخمور ہیں سہرے کے پھول
نبخش اللہ چھوٹے بھیوں کی کیا محفل میں آج
دیکھئے تو رشک کوہ نور ہیں سہرے کے پھول
دیکھو راشد نظم کے یہ پھول بھی کچھ کم نہیں
خوبیوں میں خلق میں مشہور ہیں سہرے کے پھول

پیش کردہ راشد حسن قادری بی۔ کام۔ اگ۔

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اخلاقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

گزشتہ سے پیوستہ

آنحضور جب گھر میں تشریف لاتے تو نہایت خنداں ہنستے اور مسکراتے ہوئے آتے تھے۔ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے تھے۔ باتیں ٹھہر ٹھہر کر فرمایا کرتے تھے تاکہ اگر کوئی یاد رکھنا چاہے تو یاد رکھ سکے۔

ہم نے اوپر حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے چشم دید حالات اور ان کے مشاہدات جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیئے ہیں۔ اور فی الحقیقت منکوحات یا منکوحہ بیوی اپنے شوہر کے حالات زندگی، طرز زندگی عادات اور اطوار سے جتنی پرزدی سے جس قدر واقف ہو سکتی ہے۔ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ان کے مشاہدات کی قدر وقعت نہ صرف قابل قبول ہی ہے۔ اور ان کے بیانات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرۃ اور زندگی کے ہر پہلو کی آگاہی ہو جاتی ہے۔

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین جناب علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ کے سرکار دو عالم کے کم سنی سے بچپن سے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تربیت یافتہ ہیں۔ اور آغاز سے سرکار دو عالم کی آخر عمر تک تقریباً سال تک آپ کی خدمت اقدس میں رہے۔ آپ آنحضرت علیہ وسلم کے اخلاق کی نسبت فرماتے ہیں۔

آپ خندہ جبین۔ شگفتہ رو۔ نرم خو۔ مہربان طبع تھے۔ سخت مزاج اور تنگ دل نہ تھے۔ اگر کوئی ایسی بات ہوتی جو آپ کو ناپسند ہوتی تو آپ اس سے اغماض فرماتے تھے۔ اور بات بات پر شور نہ کرتے تھے۔ کبھی کوئی برا کلمہ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ عیب جو اور تنگ گیر نہ تھے۔ اپنے نفس سے تین چیزیں آپ نے بالکل دور کر دی تھیں۔ (۱) بحث و مباحثہ (۲) ضرورت سے زیادہ بات کرنا۔ (۳) اور جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں پڑنا۔ دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے۔ (۱) کبھی کسی کو برا نہیں کہتے تھے۔ (۲) کسی کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے۔ (۳) اور کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔

آپ ہمیشہ وہی باتیں کرتے جن سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔ جب آپ گفتگو کرتے صحابہ اسی طرح خاموشی سے سر جھکا کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب آپ خاموش ہوتے۔ تو پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے۔ اگر کوئی باہر کا آدمی بے باکی سے گفتگو کرتا تو آپ تحمل فرماتے۔ دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہ کرتے تھے۔ نہایت فصیح، راست گو نرم طبع اور نہایت خوش قسمت تھے۔ اگر کوئی دفعتاً آپ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا۔ لیکن جیسے جیسے آشنا ہوتا جاتا آپ سے محبت کرنے لگتا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سرکارِ دو عالم فضیلِ اخلاق باعمل اور بے نظیر اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت اخلاق اخوت۔ ہمدردی۔ مساوات حسن سلوک۔ ایثار و قربانی کے متعلق واقعات بے شمار ہیں۔ اور اگرچہ شعر دامان

نگاہ تنگ گلِ حسن تو بسیار
گلچین تو از تنگی داماں گلہ دارد

تاہم چند ایک واقعات درج کئے جاتے ہیں

(۱) اسیرانِ جنگ سے حسن سلوک۔

سرکار دو عالم علیہ السلام کا نورانی زندگی کا ہر پہلو آپ زر سے تحریر کرنے کے قابل ہے۔ اور ان کے تدبر کی۔ تدبر کی مثال دنیا کے کسی مدبر سے اور تہذیب و تمدن کا کوئی دعویدار پیش نہیں کر سکتا۔

(۲) بدر کبریٰ کے غزوہ کے مالدار دولت مند اسیرانِ جنگ نے تو مالی فدیہ دیکر جان بچالی۔ اور غربا جن کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ ان کو سرکار دو عالم نے اس شرط پہ رہا کر دیا۔ کہ ان میں سے ہر ایک مدینہ منورہ کے دس لڑکوں کو لکھنا سکھا دے۔ اللہ اکبر۔ سبحان اللہ۔ کیا انصاف اور رواداری ہے۔ اور حضور خلوص کی زندہ مثال ہیں۔ جس سے حضور کے اخلاق فاضلہ کی بلندی اور اسلامی تہذیب اور تمدن کی صحیح تصویر نظر آتی ہے

غزوہ غطفان

قبیلہ بنو ثعلبہ اور محارب کے ۳۰۰ آدمی دعثور بن حارث محاربی کی ماتحتی میں مدینہ پر تاخت و تاراج کرنے نکلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روکنے کے لئے آگے بڑھے۔ مگر وہ لوگ خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے۔ تہذیب جبر تھا کہ واقعہ یہ ہوا۔ کہ حضور نے اپنے گیلے کپڑے خشک کرنے کے لیے اتار دیئے۔ اور ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے۔ اتنے میں دعثور آیا۔ اور مکاری سے آپ کو قتل کرنا چاہا تلوار کھینچ کر آپ سے پوچھا۔ اے محمد اب آپ کو مجھ سے کون بچائیگا۔ آپ نے فرمایا اللہ اتنا فرمانا تھا۔ کہ دعثور ہیبت خوف سے لرزاں ہو گیا۔ اور تلوار اس کے ہاتھ سے زمین پر گر پڑی سرکار دو عالم نے تلوار اٹھا کر دعثور سے دریافت کیا کہ تمہیں کون بچائیگا۔ اسی نے عرض کیا کوئی نہیں۔ آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ اس پر دعثور مشرف باسلام ہو گیا۔ اور اپنی قوم کو بھی اس نے دعوت اسلام دی۔ یہ تھا حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا اخلاق کریمانہ اور حسن سلوک۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ کی پیش نہیں سکتی۔

ایک دفعہ حبش کے بادشاہ شاہ نجاشی کی طرف سے ایک سفارت آئی۔ آپ نے اس سفارت اپنے ہاں مہمان رکھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ ان کو بھی اس سفارت کی خدمت کا موقعہ دیا جائے۔ تو حضور نے فرمایا۔ ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے۔ اس لئے میں خود ان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ سبحان اللہ۔ اس رؤف رحیم کریمانہ اخلاق اور مہمان نوازی کیا ارفع شان ہے۔ افسوس ہم آج ان اصولوں پر عامل نہیں ہیں۔ اور اسلامی تعلیم اخلاق حسنہ سے کیوں بھول رہے ہیں۔

محمد کریم الٰہی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

۸۶

مخلصم مکرم حافظ سید اختر حسین شاہ صاحب

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت ہمارے ملک میں باکرہ بالغہ کے مروجہ نکاح کے اندر بہت سا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہ آئندہ نسل پر بھی اثر انداز ہے۔ اور نکاح کے منعقد ہونے یا نہ ہونے سے عام ائمہ مساجد بھی ناواقف ہیں۔ بلکہ بہت سے صاحب علم بھی اس کے انعقاد سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے ملتجی ہوں۔ کہ آپ اس مسئلہ کو پوری وضاحت کے ساتھ بمعہ کتب فقہ کے حوالہ جات و جزئیات تحریر فرماویں۔ تاکہ عام لوگ اس غلطی سے بچیں۔ اور آئندہ نسلوں پر بھی نکاح کے درست ہونے سے اچھا اثر پڑے۔ فقیر حافظ نواب دین علی نہودی۔

مخلصم حافظ صاحب

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فرمائش کے مطابق فقہ کے چند جزئیات فی الحال حوالہ قلم کرتا ہوں۔ جس میں ضرب دینے سے تقریباً چار سو جزئیات اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں۔ بعد ازاں بقیہ جواب ان جزئیات کے جواز و عدم جواز کے متعلق تحریر کرونگا۔ جو کتب فقہ کے حوالجات و جزئیات کے ساتھ ہوگا۔ میں ان جزئیات کو مختلف رسالوں میں بھیج رہا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ علما حضرات ان جزئیات کا جواب تحریر فرما کر رسالوں میں بھیج کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں گے۔ تاکہ عام لوگ ان مسائل سے واقف و بہرہ ور ہو جاویں۔ اور آئندہ ماہ میں بھی حسب استطاعت جواب رسالوں کو بھیجوں گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ ولی خود اذن طلب کرے۔ ۲۔ ولی کا وکیل اذن طلب کرے۔ ۳۔ ولی کا قاصد اذن طلب کرے۔ ۴۔ ولی کا پیغامبر اذن طلب کرے۔ ۵۔ ولی اذن طلب نہ کرے اور نکاح کر دے۔ ۶۔ ولی کا وکیل اذن لئے بغیر نکاح کر دے۔ ۷۔ ولی کا قاصد اذن لئے بغیر نکاح کر دے۔ ۸۔ ولی کا پیغامبر اذن لئے بغیر نکاح کر دے۔ ۹۔ غیر ولی کو لڑکی وکیل مقرر کرے۔ ۱۰۔ غیر ولی لڑکی سے وکالت کا اذن طلب کرے۔ ۱۱۔ غیر ولی انشاء کے صیغہ سے دریافت کرے۔ ۱۲۔ غیر ولی ایک مجلس میں ایجاب کرائے۔ اور دوسری مجلس میں قبول کرائے۔ ۱۳۔ غیر ولی ایجاب کرائے اور دوسری مجلس میں کسی اور سے قبول کروائے۔ ۱۴۔ غیر ولی وکالت کا اذن قول یا فعل دال علی النکاح سے حاصل کرے۔ اور ایجاب و قبول کسی اور سے کروائے۔ ۱۵۔ غیر ولی خود وکالت کا اذن ہی حاصل نہ کرے۔ اور کسی دوسرے کو اپنا وکیل کر کے ایجاب و قبول کرائے۔ ۱۶۔ غیر ولی اقرب کے ہوتے ہوئے وکالت کا اذن طلب کرے۔ ۱۷۔ فضولی کسی اور کو اپنا وکیل مقرر کر کے وکیل سے ایجاب و قبول کرائے۔ ۱۸۔ فضولی کے نکاح کے بعد لڑکی کو پتہ ہی نہ ہو کہ نکاح کس نے کیا ہے۔ ۱۹۔ فضولی کے نکاح کر دینے کے بعد لڑکی کی رضا کسی نے معلوم ہی نہیں کی۔ ۲۰۔ فضولی خود ہی اذن طلب کرے۔ اذن نہ ملنے پر نکاح کر دے۔

مذکورۃ الصدر صورتوں کو ذیل کی صورتوں کے ساتھ منطبق کر کے علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا جواب تحریر فرماویں۔

۱۔ بوقت اذن لڑکی نے قول یا فعل سے وکالت کا اذن دے دیا۔ ۲۔ بوقت اذن لڑکی نے فعل سے وکالت کا اذن دے دیا۔ ۳۔ بوقت اذن لڑکی مسکرائی۔ ۴۔ بوقت اذن لڑکی زور سے قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ ۵۔ بوقت اذن لڑکی نے سکوت کیا۔ ۶۔ بوقت اذن لڑکی چیخیں مار کر روئی۔ ۷۔ بوقت اذن لڑکی نے آنسو گرائے۔ ۸۔ بوقت اذن لڑکی اٹھ کر چلی گئی۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مذمتِ دنیا

گذشتہ سے پیوستہ

(۱)

عورت و فرزند ہو سیم و زر
یا کہ گھوڑا اشتر ہو یا گائے خر
فہم ہوں تیرا یہ سب گر اے فتا
نزدِ حق تیری نمازیں کب روا
نام کی اطاعت ہے جو کرتا ہے تو
کر اطاعت یوں جو کر سکتا ہے تو
جیسا تجھ کو حکم فرماتا ہے رب
کہ تو خاشع اس میں ہو با صد ادب
خشوع یہ ہے کہ تو جانے اے جواں
کیا بتاتی اور کہتی ہے زباں
اور کہاں ہے کہاں ہے تو کھڑا اے بے نیاز
کون سی خدمت کو پڑھتا ہے نماز؟
دل کسی شے کی طرف مائل نہ ہو
اور خدا کے وصل کا سائل رہو

ہاتھ پاؤں آنکھ کان اور کل بدن
سب ہوں زیرِ حکمِ ربِ ذوالمنن
اس کو اطاعت کہتے ہیں اہلِ نیاز
اور ہوتی ہے یہی اصلی نماز
حال ہے یہ عام لوگوں کا دیا
اب سنو کچھ حال خاصانِ خدا
کوئی شے دیکھے اگر حق کے سوا
یا کسی کو چاہے تو مثلِ خدا
اور جو کچھ نفس و تن کی ہے خوشی
طالبِ حق! ہے وہ سب دنیا تری
اس طرح فرما گئے ہیں مصطفٰے
جو ہوئے ہیں پیشوائے انبیاء
ہے نہیں راحت برائے مومناں
جز لقائے حق تعالیٰ اے جواں

کوئی شے ایسی نہیں ہے جو مجھے
دنیا سے بڑھ کر برائی میں لگے
اس لئے کہ ہم کو جبرائیل نے
دی خبر آ کر خدائے جلیل سے
کہ خدا فرماتا ہے اے مصطفٰے
دوست میں رکھتا نہیں اس کو ذرا
بر خلاف اس نے قدم میرے رکھا
حشر میں جب پاس میرے آئے گا
میں نہ راضی ہوں گا کیا پھل پائیگا۔
ہے بزرگی کا اگر دعویٰ تجھے
کیوں تجھے جز ذکرِ حق راحت ملے

راقم
فقیر محمد اللہ دتا طالب عفا اللہ تعالیٰ عنہ
از کیماڑی

(۲)

قصیدہ

اکابر ...

نظیر شاہ جماعت علی نہیں ملتی ؛ جہاں میں آپ سی صورت بھلی نہیں ملتی
علی کے نام پہ لاکھوں ہوئے ہیں دیوانے ؛ کسی میں آپ سی خوئے علی نہیں ملتی
ہے بحرِ جود و عطا مومنین علی پور میں ؛ کسی میں آپ سی دریا دلی نہیں ملتی
وہ فیض پایا ہے لوگوں نے آپکے در سے ؛ وہاں ملے نہ جہاں وہ گلی نہیں ملتی
غلام آپ کے اسلام کا نمونہ ہیں ؛ ہے کون جس میں کہ بوئے علی نہیں ملتی
اذا رؤوا ذکر اللہ شان ہے ان کی ؛ کہیں بھی ہیں یہ شانِ جلی نہیں ملتی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مدینہ میں پہلا دن ...... جمعہ

از حنظات باہوی

حمد ہے سب حق تعالیٰ کے لئے
حمد کرتا ہوں میں اس کی اس لئے
استعانت ہوں اسی سے چاہتا
مغفرت اور راہ سیدھی مانگتا
نہیں منکر اسے ہوں مانتا
اس کے منکر کو ہوں دشمن جانتا
میں گواہی دیتا ہوں حق کے سوا
ہے نہیں معبود کوئی دوسرا
ہے وہ تنہا اور اکیلا اک خدا
لاشریک لہٗ اسی کی ہے ثنا
اور گواہی دیتا ہوں صلِ علیٰ
ہے محمد بندہ اس کا اور رسول
بھیجا عالم میں رسول اپنا بنا
دے کر اس کو موعظت نور و ہدیٰ
بھیجا ایسے وقت میں وہ ارجمند
انبیا کا آنا تھا عرصے سے بند
علم کی قلت تھی گمراہی تھی عام
لٹتا جاتا تھا سارا ہی نظام
جس نے مانا حکم اللہ و رسول
وہ ہدایت پا گیا ہو کر قبول

جس نے نافرمانی ان دونوں کی کی
راہِ حق سے ہو گیا گم وہ شقی
کوتہ اندیشی نے اس کو آلیا
وہ دور راہِ راست سے جا کر پڑا

—:—

یاد میری اس وصیت کو رکھو
کہ خدا سے تم سدا ڈرتے رہو
ہے مسلماں کی مسلماں کے لئے
بس یہی عمدہ وصیت جان لے
آخرت کی وہ اسے تلقین کرے
ڈرتے رہنے کا خدا سے حکم دے
پس ڈرو اللہ سے تم اس طرح
اس نے تم کو ڈرایا جس طرح
جو بنا خوفِ خدا سے متقی
نعمتیں پائے گا وہ سب آخری
اور جو کام اپنا رکھے حق سے درست
حسنِ نیت دل سے ظاہر و باطن درست
نیک نام ہوگا جہاں میں باکمال
اور اس نازک گھڑی میں لامحال
جب ضرورت سب کو اعمال کی
نہ خبر ہوگی کسی کے حال کی

دیکھ کر اعمال یہ گھبرائے گا
ان سے ڈر کر اس گھڑی وہ چاہیگا
کاش! یہ اعمال مجھ سے بدترین
فاصلے پہ دور جا پڑتے کہیں
اپنے سے تم کو ڈراتا ہے خدا
مہرباں ہے اپنے بندوں پہ بڑا

—:—

جس کی سچی ذات ہے اس کی قسم
جس کے وعدہ میں نہیں کچھ بیش و کم
خود ہی فرماتا ہے وہ ربِ غفور
کب بدلتی ہے بات میرے حضور
اور نہیں ہیں وہ کہ بندوں پہ کرے
ظلم کچھ بھی بے وجہ بات نہ بول
کام دنیا کا ہو یا عقبیٰ کا ہو
ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرو
کیونکہ جو ڈرتا ہے اللہ سے مدام
بخش دیتا ہے گناہ اس کے تمام
اور دیتا ہے اُسے اجرِ عظیم
ہے بڑا غفار وہ قادر کریم
جو سدا اللہ سے ڈرتا رہے
کامیابی وہ بڑی حاصل کرے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بے شبہ انسان کو خوف حق سدا
سختیوں سے اسکی لیتا ہے بچا
اور بھی تقویٰ سے ہوں درجے بلند
رب ہو راضی چہرے روشن دلپسند

اپنا اپنا زادِ راہ حاصل کرو
اس کی طاعت میں نہ تم کاہل بنو
حق نے سکھلائی تمہیں اپنی کتاب
صاف کی راہ اور ہٹائے سب حجاب
تاکہ سچے اور جھوٹے ہوں عیاں
رہ نہ جائے بھید کچھ ان کا نہاں

تم بھی لوگوں پر کرو احسان عام
جس طرح حق نے کیا تم پر تمام
اس کے دشمن سے کرو تم دشمنی
جاہدوا فی اللہ حق جہادہٖ
برگزیدہ اس نے تم کو کیا
اور مسلم کا لقب تم کو دیا
تاکہ جو مرتا ہے وہ کھل کر مرے
اور جو جیتا ہے وہ کھل کر جیے
اور کہاں ہے طاقت و قوت کسے
دونوں عالم میں سوا اللہ کے

پس بکثرت ذکر اللہ کا کرو
اور عمل کے لئے کپڑے رکھو
صاف رکھے امر خود جو حق کے ساتھ
حق رکھے گا خلق کو صاف اسکے ساتھ
فیصلے لوگوں کے کرتا ہے خدا
لوگ کر سکتے ہیں اس کا کیا بھلا
سب کا مالک ہی نہیں ہمارا وہ
صاحب قوت ہے نہ مفلوک وہ

فقیر محمد اللہ دتا طالب کنجاہی

(بقیہ صفحہ ۳۲ سے آگے)

۹۔ بوقت اذن لڑکی نے سکوت کیا مگر بعد میں بہت زور سے چیخیں مار کر روئی۔

۱۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی نے قول یا فعل سے اذن دے دیا۔ ۲۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی نے فعل سے اذن دے دیا۔ ۳۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی نے سکوت کیا۔ ۴۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی اٹھ کر چلی گئی۔ ۵۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی مسکرائی۔ ۶۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی چیخیں مار کر روئی۔ ۷۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی نے آنسو گرائے۔ ۸۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی زور سے قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ ۹۔ نکاح کے بعد اطلاع ملنے پر لڑکی نے سکوت کیا مگر بعد میں زور سے چیخیں مار کر روئی۔ ۱۰۔ کسی اجنبی یا کسی فضولی غیر عادل یا ولی یا ولی کے وکیل وغیرہ یا مشتی پر بیگار دو آدمیوں نے مل کر اطلاع دی۔ ۱۱۔ اس کی سہیلیوں سے کسی نے عقد کی اطلاع دی تو اس نے عدم رضا کے کلمات کہے۔ بعد میں دسویں صورت والے آدمیوں نے اطلاع دی تو اس نے رضا کے الفاظ کہے۔

الراقم سید اختر حسین خلف اکبر اعلیحضرت فاضل اجل عالم بے بدل ولی کامل قبلہ و کعبہ استاذی العلماء والفضلاء حضرت حافظ حاجی پیر سید محمد حسین صاحب سجادہ نشین امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

کیا فائدہ غم بیش و کم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ کہ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

راقم فقیر محمد اللہ دتا عفا اللہ عنہ بقلم خود از کنجاہ

ایک خط

عزیز مخلصم و محترم شیخ ...... صاحب زاد مجدکم و حفظکم اللہ تعالے

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ گوجرانوالہ سے واپس ہوا تو آپ کا گرامی نامہ بسرت شمامہ آمدہ ۲۰ مارچ ۵۳ء دستیاب ہوا۔ الحمد للہ! کہ آپ صحت میں ترقی کر رہے ہیں۔ صحت صلاحیت اعضاء کو چاہتی ہے۔ اور صلاحیتِ اعضاء روحانی صلاحیت کا انڈیکیشن (دلالت کرنیوالی) ہے۔ بالفاظ دیگر ظاہری (جسمانی) صحت اور باطنی صلاحیت دونوں ترقی پر ہیں۔ ثم الحمد للہ! اللّٰھم زِد فزِد۔ آمین۔ غالباً یہ اس حدیث شریف پر عمل کرنے کی برکات سے ہے۔ جو کہ آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تم جواں مرد (مروت و احسان کرنے والے) اور اللہ کے خاص بندے ہو تو جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ برائی کے عوض برائی نہ کرو (کہ یہ تو سہل بات ہے) بلکہ نیکی کرو۔ آپ کے اس مومنانہ طرزِ عمل سے دل بہت خوش ہوا۔ مولا کریم و رحیم آپ کو ہر طرح سے خوش و خرم رکھے۔ اور آپ کی جملہ مرادیں پوری فرمائے۔ آمین! اگر ہماری مرضی اس کی رضا اور مرضی میں فنا ہو جائے۔ تو ہماری کوئی مراد بھی بفضلہ تبارک تعالےٰ نامرادی کا منہ نہ دیکھیگی۔ فافہم! عزیز محمد سعید سلمہ اللہ کو الوجیبر کو البسمنر لِزِانڈ ادام آئی کم از کم ۱۰۰ (سو) کی ایک شیشی استعمال کرنی چاہئیے۔ کمزوری بھی انشاء اللہ تعالےٰ دور ہو جائے گی۔ اور بخار بھی دوبارہ نہیں ہوگا۔ خداوند کریم عزیزم محمد حنیف سلمہ اللہ اللطیف کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین! عزیزم ملک محمد سلطان صاحب ۲۲ مارچ کو سیدھے لاہور جانے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ واپسی پر کنجاہ آئیں گے۔ غالباً ۲۹ مارچ بروز اتوار۔ جو نقل فتوی آپ نے پڑھی ہے ہاں تحریک برحق ہونے سے مراد فقیر کے نزدیک یہ ہے۔ کہ ختم نبوت کی بنا پر مرزائیوں کو چونکہ وہ بوجہ منکر آیت ختم نبوت ہونے کے کافر ہیں۔ اور تمام اسلامی ممالک میں فتوی انکے کفر پر ہے۔ انہیں حکومت میں بااثر رسوخ آسامیاں نہ دی جائیں۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ سجادہ نشین دربار علی پور شریف صاحب مدظلہ العالی سوئی فرمانی اعلان کے نتیجے کے طور پر باغیانہ حرکات (جس کی طرف وزیر اعظم پاکستان نے اپنے حالیہ بیان میں اشارہ کیا ہے) کے حق میں انہیں ورنہ آپ اپنی لکھو کھہا افراد پر مشتمل جماعت کے قائد اعظم ہونے کے خود جنہوں کی رہنمائی فرماتے۔ ہر وہ عمل یا حرکت جو مسلمانوں کی حکومت کو کمزور کرنے والا ہو۔ اور دشمنوں کو حملہ آور ہونے کی جرأت دلائے۔ خصوصاً ایسے وقت میں کہ دشمن نے تینوں طرف سے گھیرا ڈال رکھا ہو۔ اور حکومتِ مسلمہ مقابلہ کو تیار ہو۔ ناز یبا اور ناجائز ہوگا۔ فقیر کا یہ خیال بغیر بخاری باب الفتن میں دی گئی احادیث شریفہ کی بنا پر ہے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

واللہ اعلم بالصواب۔ خط اس بحث کا متحمل نہیں ہو سکتا فقیر تو ہر وقت یہ دعا مانگتا رہتا ہے۔ کہ مولا کریم تو نے ہی یہ خطہ [illegible] آزادی ہمیں [illegible] لینے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ تو ہی اس کی اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے حفاظت کرنا اور اپنے فضل سے قائم رکھنا! ہم نااہلوں کو حکومت عطا فرمائی ہے تو ہمیں حکومت کرنے کا اہل بھی بنا دے تاکہ مشرق سے غرب اور شمال سے جنوب تک اسلام پھر جاگ اٹھے۔ غلبہ اسلام و مسلمین کا ڈنکا چار دانگ عالم میں پھر بجنے لگے کہ یہی جذبہ قیام پاکستان کا محرک تھا۔ آمین! مثل مشہور ہے۔ کہ "گھر پھوٹے نے وہ سر ما دیا"۔ اگر حاکم و محکوم آپس میں دست و گریباں ہوں گے۔ تو دشمن خاکم بدہن باسانی قبضہ کر سکیگا۔ اللہ تعالے ہمیں علم کے ساتھ ساتھ اس کے برتنے کی عقل بھی عطا فرمائے۔ آمین! ساری دنیا عیسائی ہو کہ مرزائی۔ یہودی ہو کہ مہا سبھائی سب ہی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ پاکستان کے بن جانے پر دانت پیس رہے ہیں۔ جلد از جلد اسے خاکم بدہن مٹا دینا چاہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر پاکستان اپنے پاؤں پر مضبوط کھڑا ہو گیا۔ تو ساری دنیا اسلام ایسے مذہب اور امن پسند مذہب کے سایہ تلے امن تلاش کریگی اور باطل کو چھوڑ کر حق (اسلام) کو اختیار کر لے گی۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اہل ایمان و درد مندان اسلام کو سوچنا ہوگا۔ اللہ تعالے ہم پر ہر طرح سے رحم فرمائے آمین! لوگوں میں اس مسئلہ پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں جب تک [illegible] اعمال کے سبب [illegible] ہے تو غفلت میں ہوا کرتی ہیں۔ مشتعل ہیں لوگ حقیقت حال کو سمجھ نہیں سکتے اور اپنا نقصان کر لیتے ہیں یہ چند حروف محض آپ کی بصیرت کے لئے لکھے گئے۔ اللہ تعالے فہم سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ حاضرین مجلس و [illegible] حال کی خدمت میں [illegible] کو دعا دیا رہ۔

بے ثباتی دنیا

از حافظ حاجی شفیق الرحمن صاحب

ہائے ہائے میں کیا ہو گیا میری جوانی کیا ہوئی
وائے ناکامی مری وہ کامرانی کیا ہوئی

نالہ موزوں ہیں لب پر طبع موزوں اب کہاں
نوحہ خوانی رہ گئی ہے شعر خوانی کیا ہوئی

اب تو نالے دل سے لب تک آتے ہیں بے اختیار
وہ خموشی کیا ہوئی وہ بے زبانی کیا ہوئی

کر دیا کم بخت بے تابی نے دل کا راز فاش
دل میں تھی عشق کی لذت درد نہانی کیا ہوئی

مجھ کو دنیا میں ابھی گذرے نہ تھے چالیس سال
آ گئی کیوں ابھی جاتی جوانی کیا ہوئی!

صبح پیری کے اجالے ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں
کچھ پتا چلتا نہیں شام جوانی کیا ہوئی!

کس قدر بھاری کفن ہے بوجھ کے من خاک کا
وہ نزاکت وہ ردائے پرنیانی کیا ہوئی

خوش لباسی کے عوض یہ موٹا چھوٹا سا کفن
کامرانی کیا ہوئی وہ جامہ دانی کیا ہوئی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

نعت

مہمان ہے مہماں کوئی دم کی ہے مہماں
جاں میری لبوں پر ہے تری دید کی خواہاں

آؤ کبھی خدا واسطے دیدار دکھا دو
جاں نکلے نکل جائیں مرے دید کے ارماں

فرقت نے تری آگ مرے تن میں لگا دی
اک شربتِ دیدار سے بجھتی ہے مری جاں

گر ایک نظر تیری کرامت کی ادھر ہو
ہو جائیں گی اک دم میں مری مشکلیں آساں

لاکھوں کو سدا بخشتے ہو شرفِ زیارت
للہ کرم مجھ پہ بھی اے شاہِ رسولاں

گر خواب میں آکر مجھے دیدار دکھا دو
دل صدقے ہو میرا ترے قربان میری جاں

اے رحمتِ عالم ہے فقط تیرا سہارا
بن تیرے نہ پہنچا ہے خدا تک کوئی انساں

طالب بھی ہے مشتاق زیارت کا تمہاری
مر جائے تڑپتا نہ دیدار کو جاناں !

طالب گنہگار بحضور حبیب غفار

زیارت کی تمنا لے کے میں دربار آیا ہوں
علی پور سے سفارش لے کے میں سرکار آیا ہوں

مرے مرشد مرے ہادی علی شاہ جماعت میں
لگا ہیں ان کے قدموں سے ترے دربار آیا ہوں

گنہگارانِ امت کو ملا ہے حکم جاؤوک
بامیدِ شفاعت کرنا استغفار آیا ہوں

ترستی ہیں مری آنکھیں تڑپتا ہی دل مضطر
خدارا اک نظر با حسرتِ دیدار آیا ہوں

کہاں جاؤں ترا ہو کر حبیب خالق غفار
میں طالب آپ کے در پہ بحال زار آیا ہوں

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت شریف

ضیا بخش عالم ضیائے مدینہ
دل و جان بندہ فدائے مدینہ
خوشا بخت اس کے جو پہنچا مدینے
یہی آرزو ہے یہی ہے تمنا
مدینہ ہے محبوب مولیٰ کا مسکن
وہ دارین کے رنج و غم سے ہی چھوٹا
ریاض جناں ہے مدینہ کا
مومن زار قبری سے وعدہ کا
فرشتے بچھاتے ہیں اس راہ میں دامن
بوقت نزع دل ہیں آنکھوں ہیں میری
اور مکہ و عرفات جا کر
مرا دل یہ مدینہ نبی کا
ندو کون فارغ غلام نبی است
کرم کن بکرم الٰہی ست عاجز

دل افروز عالم ہوائے مدینہ
کہ از جان دائم گدائے مدینہ
وہ حقدار جنت جو جائے مدینہ
پھر اک بار مولیٰ دکھادے مدینہ
سکون بخش عالم ہوائے مدینہ
بنا ہے جو دل سے فدائے مدینہ
فضائے جناں ہے فضائے مدینہ
وہ بخشا گیا جو کہ جائے مدینہ
جو عاشق رواں ہوں برائے مدینہ

وہ ظالم ہے جو کہ نہ جائے مدینہ
بسے دل میں ہر دم فضائے مدینہ
غلام نبی است فدائے مدینہ
گدائے غلام گدائے مدینہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت شریف

از حاجی خلیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

قرب موسیٰ اور ہے معراج مولیٰ اور ہے
طور سینا اور ہے عرش معلی اور ہے

سب کا منہ کعبہ کو ہے کعبہ کا روضہ کی طرف
سب کا قبلہ کعبہ ہے کعبہ کا قبلہ اور ہے

جس کو ہوگا اس کو ہوگا شہر مولیٰ منزلوں
جس سے پل بھر میں پہنچتے ہیں وہ رستہ اور ہے

اس کے سایہ میں ہے طوبیٰ اس سایہ میں بہشت
قد مولیٰ اور ہے اور قد طوبیٰ اور ہے

اس کو مومن جان کھو کر پائے اس کو جینے جی
باغ جنت اور ہے حضرت کا روضہ اور ہے

سب نبی محشر میں دیں گے عاصیوں کو یہ جواب
آج تم سب کی شفاعت کرنے والا اور ہے

اور کیا اس سے سوا تقدیر کا ہوگا ثبوت
کرتے ہیں ہم اور فکریں اور ہوتا اور ہے

میرا منہ کعبے کو ہی اور ہے دل روضے کی سمت
میرا قبلہ اور میرے دل کا قبلہ اور ہے

سب گئے روضے کو اک میں نا شکستہ رہ گیا
اور وہاں پرسش ہے کوئی آنے والا اور ہے

دونوں نے دیکھا مگر ہو لئے کچھ موسیٰ نے کچھ
ذات باری اور ہے شمع تجلی اور ہے

قدرتی پردے ہیں ان کے حسن عالم سوز پر
ہو نہ ہو اس پردگی میں کوئی پردہ اور ہے

چشم سر کو جلوۂ حسن ازل کی کیا خبر
دل کی آنکھیں اور ہیں آنکھوں کا تارا اور ہے

کم نہ ہوں گے نعت کے مضموں اے حافظ کبھی
منہ سے کیا کیا کہہ رہا ہوں دل میں کیا کیا اور ہے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain https://www.youtube.com/user/bakhtiar2k